Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 49/50

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

6 شوال / 28 رمضان 1423 ہجری 11/4 فتح 1381 ہش 11/4 دسمبر 2002ء

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍؓ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

(مسند احمد صفحہ 141/4)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون سا ذریعہ معاش بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہیں۔

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے

(جلسہ سالانہ کی اہمیت و عظمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات)

قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہیگا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دُعائے مغفرت کی جائیگی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۰)

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۱)

"بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ۔ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر ان کے پیچھے اُن کا خلیفہ ہو۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی اختتامی دعا کرائی

......:الحمد للہ:......

اللہ کے فضل سے حضور انور کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے

قادیان 5 دسمبر M.T.A   سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ الحمدللہ۔ آپ دفتر میں آکر ڈاک بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اسی طرح 5 نومبر کو رمضان المبارک کی اختتامی دعا کیلئے تشریف لائے اور مختصر طور پر چندہ دہندگان، مریضوں، مقدمات میں پھنسے لوگوں، اسیران راہ مولیٰ اور حاجت مندوں کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے دعا کرائی جسے M.T.A کی وساطت سے براہ راست نشر کیا گیا۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت وتندرستی، کامل و عاجل شفایابی، خصوصی حفاظت، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور فعال درازی عمر کیلئے دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس و متعنا بطول حیاتہ و بارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

انسانی اتحاد اور قومی یکجہتی کا آئینہ دار

قادیان کا جلسہ سالانہ

ہر سال کی طرح اس سال بھی 111 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر بروز جمعرات - جمعہ - ہفتہ کو قادیان کی مقدس سرزمین پر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں بلالحاظ مذہب وملّت سب مذاہب کے ماننے والوں کو نہایت عزت واحترام سے دعوت دی جارہی ہے۔ قادیان کی مقدس سرزمین کے اس سالانہ جلسہ کی شروعات حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آج سے 112 سال قبل 1891ء میں رکھی تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ سال میں کم از کم تین دن ایسے مقرر کئے جائیں جن میں انسانی برادری آپس میں مل بیٹھ کر اپنے پیدا کرنے والے کو یاد کرے اور مشرق ومغرب میں بسنے والے سب انسان خواہ وہ کالے ہوں یا گورے، امیر ہوں یا غریب اور کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ سب ایک ہو جائیں۔

یہ وہ مبارک جلسہ ہے جس میں انسانی قدروں کی حفاظت کرنے اور قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے بارے میں دینی تعلیمات اور عملی نمونوں کی چرچہ کی جاتی ہے۔ اور جماعت کے نعرے (ماٹو) ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو دنیا بھر میں پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو ایک ساتھ جوڑنے کے لئے درج ذیل تعلیمات دی تھیں۔

۱- تمام مذاہب کے بانیان کی عزت واحترام

''یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم اُن سبھی نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو کہ اس دنیا میں آئے چاہے وہ ہندوستان میں مبعوث ہوئے یا فارس یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول قرآن نے ہمیں سکھلایا اور اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کے سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ (تحفہ قیصریہ - صفحہ۷)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں...... خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتراء نہیں ہے۔ انسان کے افتراء میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑ ہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے''

شری کرشن جی مہاراج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''شری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا''

شری گورونانک جی کے متعلق بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

''اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوانانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے...... وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے''

(پیغام صلح - ص ۷ اور ۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اظہار محبت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے'' (تحفہ قیصریہ - صفحہ۲۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ بالا تعلیمات کے مطابق آپ دیکھیں گے کہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں جہاں حضرت محمدؐ زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ وہیں شری کرشن جی شری رام چندر جی مہاراج، حضرت عیسیٰؑ، شری گورو نانک دیو جی مہاراج اور شری گوتم بدھ جی زندہ باد کے نعرے بھی قادیان کے جلسہ سالانہ میں گونجتے اور در ودیوار کی زینت بنتے ہیں۔

۲- دیس پریم کے جذبات

قادیان کے جلسہ سالانہ میں آنے والوں کو جہاں مذہبی تعلیمات دی جاتی ہیں وہیں دیس پریم کی شکشا بھی دی جاتی ہے اور حضرت بانی سلسلہ کی اس تعلیم کو دہرایا جاتا ہے کہ:-

''ایک سچا مسلمان جو اپنے دین سے واقعی خبر رکھتا ہے اُس گورنمنٹ کی نسبت جس کی ظل عاطفت کے نیچے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے ہمیشہ اخلاص اور اطاعت کا خیال رکھتا ہے اور مذہب کا اختلاف اس کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری سے نہیں روکتا''۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ۲۹)

نیز فرمایا:-

''اسلام ہمیں ہرگز یہ نہیں سکھلاتا کہ ہم ایک غیر قوم اور غیر مذہب والے بادشاہ کی رعایا ہو کر اور اس کے زیر سایہ ہر ایک دشمن سے امن میں رہ کر پھر اسی کی نسبت بداندیشی اور بغاوت کا خیال دل میں لاویں۔ بلکہ وہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر تم اس بادشاہ کا شکریہ نہ کرو جس کے زیر سایہ تم امن میں رہتے ہو تو پھر تم نے خدا کا شکر بھی نہیں کیا۔'' (تحفہ قیصریہ صفحہ۳۰)

اسی بناء پر جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کے عہد ناموں میں نوجوانوں اور بچوں سے جہاں یہ عہد لیا جاتا ہے کہ وہ دینی خدمات کیلئے ہر دم تیار رہیں گے وہاں یہ عہد بھی لیا جاتا ہے کہ ہر نوجوان اپنے ملک کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار رہے گا۔

جماعت احمدیہ کے پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں سے جو عہد لیا جاتا ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں:-

''میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی (یعنی ملکی) مفاد کی خاطر میں اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کیلئے ہر دم تیار رہوں گا''

گویا وطن کی عزت وآبرو کیلئے ہر قسم کی قربانی کی خاطر ہر وقت تیار رہنے کا حکم ہر احمدی نوجوان کو ہے۔ اسی طرح سات سال سے پندرہ سال تک کے احمدی اطفال سے یہ عہد لیا جاتا ہے کہ:-

''میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور وطن کی خدمت کیلئے ہر دم تیار رہوں گا''

اس جلسہ میں ہر ملک کے باشندے آتے ہیں اور ہر ایک کو یہی تعلیم ہے کہ وہ حضرت محمدؐ کی تعلیم حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کے مطابق اپنے وطن کی محبت میں سرشار ہو کر اپنے اپنے ملک کے وفادار بن کر رہیں۔

قادیان کے جلسہ نے مذہبی سٹیج کا رخ بدل دیا

قادیان کے جلسہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی مذہب کے پیشوا اور مقدس کتاب کی توہین نہیں کی جاتی بلکہ تمام مذاہب کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ آج سے سو سال قبل بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے تمام مذہب کے لیڈروں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے اپنے مذہبی سٹیجوں کے رخ کو تبدیل کریں۔ بجائے دوسرے کے مذہب پر کیچڑ اُچھالنے یا کسی کے جذبات کو مجروح کرنے کے بہتر طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے مذہب کی خوبیاں دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ اس طرح جس سٹیج پر بھی کوئی سننے والا جائے گا وہ اس مذہب کی خوبیاں سنے گا اس ڈھنگ ہے جہاں پیار اور محبت کی فضا قائم ہوگی۔ امن واتحاد کے پھول کھلیں گے وہاں ایک دوسرے کے جذبات بھی مجروح نہیں ہونگے اور جذبات کے مجروح ہونے کے نتیجہ میں جو فتنہ وفساد اور ظلم وستم ہوتا ہے وہ بھی بند ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیان کے جلسہ میں مذہبی اور قومی لیڈروں کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ سب بھلے ہی مختلف مذہبوں اور پارٹیوں سے ہوں لیکن قادیان کے سٹیج پر سب اکٹھے ہو جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عام مذاہب کے لیڈروں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

''میں بکمال ادب وانکسار حضرات علماء مسلمانان وعلماء عیسائیان وپنڈتان ہندوان وآریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی واعتقادی وایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں...... میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اُٹھائی جائے اور مذہب کیلئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں...... میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر'' (اربعین صفحہ۱-۲)

بھارت ورش کے سب واسیوں کو اتحاد واتفاق سے رہنے کی تعلیم دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

''یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں۔ پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے تئیں محروم رکھے ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلاوطن کر دیں گے بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور مشیخیت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور اگر کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اُٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے۔ اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے جو عین گرمی اور تمازتِ آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گزار راہ کیلئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچائے۔

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کیلئے بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے...... سوا ے ہموطن بھائیو ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس کسی قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اس قوم کی گردن پر ہوگا۔ (پیغام صلح جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۲-۴۴۳)

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستانی بھائی اپنے دوسرے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلاف مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی سچائی کا نشان یہی ہے کہ بندگان خدا سے رحمت وشفقت کی تعلیم دے۔ یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔ (خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء)

یہ وہ اُمور ہیں جن کیلئے ہر سال قادیان کا جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے اور جس میں شامل ہو کر انسان دوستی اور محبت اور پیار کی فضا میں سانس لینے کیلئے آپ کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔

آخر پر وہ دُعائیں درج کی جاتی ہیں جو اس جلسہ سالانہ کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

''تمام دوستوں کو محض للہ آسمانی باتوں کے سننے کیلئے دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق ومعارف کے سنانے کا مشغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔''

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جو اللہ کے بندوں سے اعلیٰ مہمانوازی کا برتاؤ کرے وہ یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ میرا اللہ بھی میری اعلیٰ مہمانی فرمائے گا

جلسہ سالانہ کی مناسبت سے میزبانوں اور مہمانوں کے لئے نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۴ر جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۴ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشہد ان لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمدللہ رب العٰلمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مٰلك یوم الدین ۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین ۔

اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

﴿هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرٰهِيمَ الْمُكْرَمِينَ. إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا. قَالَ سَلٰمٌ. قَوْمٌ مُّنكَرُونَ. فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ﴾. (الذّٰریٰت آیات ۲۵ تا ۲۷)

ان آیات کو میں نے آج کے خطبے کا عنوان اس لئے بنایا ہے کہ میزبانی اور مہمانی کے موقع پر ابراہیمی سنت کا تذکرہ کروں اور جماعت سے توقع کروں کہ اسی سنت کو زندہ کریں۔ جو مہمان حضرت ابراہیم کے گھر میں داخل ہوئے وہ دراصل فرشتے تھے لیکن انسانی روپ میں، اس لئے حضرت ابراہیم نے ان کو پہچانا نہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ مُکْرَمِیْنَ مہمان تھے، بہت معزز مہمان تھے باوجود اس کے کہ حضرت ابراہیم نے ان کو پہچانا نہیں مگر اتنا کہا کہ ہیں اجنبی اور اس پہلو سے اجنبی ہوتے ہوئے بھی ان کی مہمانی کا پورا حق ادا کیا۔

پس اس دفعہ جلسے پر بہت سے جانے پہچانے بھی آئیں گے اور بہت سے اجنبی بھی ہونگے۔ جو جنبی ہوں ان کا بھی ایک حق ہے اور جو کوئی کسی کے گھر آتا ہے اور گھروں کے علاوہ جو جماعت کا مہمان بنکر جلسے پر آتا ہے اس کے حضور کچھ پیش کرنا بغیر یہ پوچھے کہ آپ کھا چکے ہیں یا نہیں کھا چکے، یہ سنت ابراہیمی ہے۔ بعض دفعہ لوگ پوچھ کر مہمان کے لئے مشکل پیدا کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ تو مہمان کو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ پوچھنے سے لگتا ہے، اس کو تکلیف ہوگی تو کہتا ہے نہیں ہم کھا چکے ہیں۔ اور مجھے توقع نہیں کہ جماعت کسی پہلو سے بھی، کسی وقت بھی جھوٹ سے کام لے اور اگر وہ جھوٹ بولیں تو ان کو بتانا پڑتا ہے جو ان کے لئے شرمندگی یا الجھن کا موجب بنتا ہے کہ ہمارے یہ کہنے سے کہ ہم کچھ کھا کے نہیں آئے میزبان کو تکلیف ہوگی۔ تو دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا نہیں کھا چکے ہو، نہیں کھا چکے!؟ فوراً اندر گئے اور ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ جب انہوں نے اس بچھڑے کو ہاتھ نہ لگایا تو اس کے نتیجے میں بعض آیات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ خوفزدہ ہو گئے کیونکہ مہمان اگر کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو یہ بھی ایک دستور ہے کہ بعض دفعہ اس لئے ہاتھ کھینچا جاتا ہے کہ آنے والے کا ارادہ شر پہنچانے کا ہوتا ہے۔ اس آیت میں اس کی تفصیل تو بیان نہیں ہوئی لیکن قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ میں شاید یہ اشارہ ہو۔ بہر حال اب جو مہمان ہمارے آنے والے ہیں یہ بہت معزز مہمان ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور جیسا کہ میں آگے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض روایات پیش کروں گا آپ سے وہ توقع کی جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کے متعلق رویہ اختیار فرمایا کرتے تھے لیکن سب سے پہلے میں مہمان نوازی کے تعلق میں کچھ احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مسند احمد کی روایت ہے جو حضرت شُرَیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان ہوئی ہے۔ آپؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ 'اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' یہ بہت گہرا مضمون ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کی بھی ایک مہمان نوازی ہونی ہے۔ جو اللہ نے کرنی ہے۔ تو

جو اللہ کے بندوں سے اعلیٰ مہمان نوازی کا برتاؤ کرے وہ یہ توقع رکھ سکتا ہے کہ میرا اللہ بھی میری اعلیٰ مہمانی فرمائے گا۔ تو بظاہر ان دو باتوں کا تعلق نہیں کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے ضرور مہمان نوازی کرے۔ مگر یہ بات اس میں مضمر ہے۔ اس لئے فرمایا ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اسے مہمان رکھے۔ یہ تو مہمان کا حق ہے کیونکہ مسافر تین دن کا مسافر ہوتا ہے اتنا تو لازماً ہر مہمان کو حق دینا چاہئے کہ تین دن تک وہ آپ کے پاس رہے اور اس کی مہمانی کا حق ادا ہو۔

فرمایا اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور اس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوگی۔ اس لئے تین دن کے بعد مہمان کو نکالنا نہیں ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ وہ تو فرض ہے وہ نیکی میں اس طرح شمار نہیں ہو سکتا۔ یہ تو تم پر لازم ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اگر تم چاہتے ہو کہ نوافل سے کام لو، نیکی سے کام لو تو پھر مہمان کو اس سے زیادہ ٹھہرنے کی ترغیب دو۔ یعنی اپنے رویہ سے اس سے ایسا سلوک کرو کہ وہ زیادہ عرصہ کے لئے ٹھہر جائے۔ لیکن مہمان کا بھی تو کچھ فرض ہے۔ فرمایا اور مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت ٹھہرے۔ تو دونوں کے فرائض اور دونوں سے جو تقاضے ہیں دونوں کو بیان فرمایا 'اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے' سے مراد یہ ہے کہ اگر میزبان نیکی کی خاطر کہے بھی کہ آپ ضرور ٹھہریں تو مہمان کو اتنا خیال کرنا چاہئے کہ بعض میزبان تکلف سے بھی کہا کرتے ہیں اس لئے اپنی طرف سے وہ اس بات کو خوب کھول دے کہ میں ٹھہر چکا ہوں جتنا ٹھہرنا تھا اب مجھے اجازت دیں۔ لیکن جو مہمان پاکستان سے تشریف لائے ہیں ان کا عرصہ تین دن کا نہیں۔ جماعت یو کے، United Kingdom کی جماعت نے ان کے لئے پندرہ دن کی مہمانی کی ذمہ داری قبول کی ہے اس لئے وہ سارے مہمان جو باہر سے آئے ہیں پندرہ دن کے لئے جماعت United Kingdom کے مہمان ہونگے خواہ یہ مہمانی ان کی ذاتی ہو۔ یعنی جماعت کی طرف سے مہمان کا انتظام نہ ہو تو یہی سمجھیں کہ وہ جماعت ہی کی طرف سے مہمانی ہے کیونکہ ہر شخص جو جماعت کا حصہ ہے اس پہ بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ وہ جماعت کی نمائندگی ہی میں ان کی میزبانی کا حق ادا کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے چودہ دن تک ان کے ہاں ٹھہرنا بھی اگر وہ چاہیں، پسند کریں کہ ذاتی طور پر ہمارے ہاں ٹھہرو تو درست ہے۔ اگر نہیں تو تین دن کے بعد جماعتی انتظام کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی انتظام کے تحت مختلف آنے والے مہمانوں کے مزاج اور ان کے حالات کے مطابق مختلف انتظامات کئے گئے ہیں مگر بنیادی طور پر اکرام کا حق ہر ایک کا ہے۔ ہر شخص کا اکرام ہونا چاہئے۔

ایک اور حدیث مسلم کتاب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ تو یہ بھی مہمان نوازی کی قسمیں ہیں **خواہ آپ کا براہ راست مہمان ہو یا نہ ہو اس سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔** اور سارے جلسے پر یہ ماحول ہو کہ ہر شخص مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے ہر ایک کا استقبال کر رہا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ ابن ماجہ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق اس کی عزت و تکریم کرو۔ یہ میں نے اس لئے بیان کرنا ضروری سمجھا ہے کہ ہمارے بہت سے ایسے مہمان ہیں جو جماعت سے تعلق نہیں رکھتے اور مختلف دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کا جو الگ انتظام ہوتا ہے اور غیر معمولی توجہ دی جاتی ہے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بعض مہمانوں کو تو عام مہمانوں میں شامل کیا گیا ہے بعض سے خاص سلوک ہو رہا ہے۔ یہ خاص سلوک حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ہوتا ہے اور یہ حدیث اس پہ گواہ ہے۔ جب کسی قوم کا سردار یا معزز شخص آئے تو اس سے اس کی شان کے مطابق سلوک کرو کیونکہ دراصل وہ اپنی پوری قوم کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اب اس نے واپس جا کر اس قوم کو بتانا ہے کہ مجھ سے کیا سلوک کیا گیا۔

ایک اور حدیث عبداللہ بن طِخفہ کی طرف سے روایت ہے یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن طِخفہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس کثرت سے مہمان آنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ یہ وہ حدیث نہیں ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں اس سے ملتی جلتی یہ حدیث ہے کیونکہ یہ آئے دن واقعہ پیش آیا کرتا تھا یہ روز کا دستور تھا، ہر وقت آنے والے مہمان آیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہی فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس توفیق ہے وہ اپنا اپنا مہمان لیتا جائے۔

عبداللہ بن طِخفہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ گئے تھے۔ جب آپ گھر پہنچے۔ یہ گئے سے مراد ہے کہ ایک موقع پر مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مہمان لے جانے والے کم رہ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور عبداللہ بن طِخفہ کہتے ہیں میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں حویسۃ کوئی عرب کھانا ہے، جو میں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ یعنی آنحضور روزے سے تھے۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب فرمایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں اس میں سے رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا لیا اور تناول فرمایا یعنی افطار میں دیر نہیں کی۔

آپ مہمان سے پہلے کھانا نہیں کھایا کرتے تھے مگر افطار کا اپنا تقاضا ہے اس لئے آپ نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے لیا اور تناول فرمایا۔ پھر فرمایا بسم اللہ کر کے کھائیں۔ بسم اللہ کر کے کھائیں کا حکم دوسروں کو دیا ہے۔ آپ نے تو بسم اللہ کر کے ہی کھایا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس پینے کو کچھ ہے۔ انہوں نے کہا جی حریرہ ہے، جو پتلا حلوہ ہوتا ہے اور بہت لذیذ ہوتا ہے، جو میں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ فرمایا لے آؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہ لائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پکڑا اور برتن کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ تھوڑا سا نوش کر کے فرمایا بسم اللہ کر کے پینا شروع کریں۔

دو باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں ایک تو افطار کی وجہ سے تاخیر مناسب نہیں تھی دوسرے دونوں مرتبہ افطار ہو چکا تو پھر بھی حریرہ پیتے وقت بھی پہلے اپنے منہ سے لگایا۔ یہ لازماً اس غرض سے تھا کہ اس تھوڑے کھانے اور تھوڑے پینے میں برکت پڑ جائے اور ایسا ہی ہوا۔ پھر ہم اس طرح پی رہے تھے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو خیال تھا کہ تھوڑا سا ہو گا جو بچے گا وہ پی لیں گے مگر وہ نہ دیکھنے کے باعث نہ وہ ختم ہو رہا تھا نہ ان کو اس سے اپنے ساتھی کے لئے ہاتھ روکنے پڑے تو چلتا رہا اور ختم نہیں ہوا جب تک سب سیر نہ ہو گئے۔ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود گھر کی طرف چل پڑے اور پھر گھر سے مسجد کو چلے آئے کیونکہ ہم مسجد میں لیٹے ہوئے تھے۔ مسجد میں کہتے ہیں میں تو اوندھے منہ لیٹ کر الٹا پڑ کے سو گیا۔ صبح آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب تشریف لائے اور لوگوں کو الصلوٰۃ، الصلوٰۃ کہہ کر نماز کے لئے بیدار کرنے لگے۔ **یہ بھی ایک سنت ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بیدار کرنا چاہئے۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ آتے تو لوگوں کو نماز کے لئے اٹھاتے۔ یعنی یہ اس لئے فرما رہے تھے کہ آپ کا دستور تھا کوئی اچانک، اتفاقاً ہونے والا واقعہ نہیں تھا۔ جب میرے پاس سے گزرے تو میں اس وقت اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کی میں عبداللہ بن طِخفہ ہوں۔ آپ فرمانے لگے سونے کا یہ انداز ایسا ہے جسے اللہ عزوجل ناپسند فرماتا ہے۔ پس سونے کے متعلق بھی یاد رکھیں کہ الٹے پڑ کے سونا مناسب نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دائیں کروٹ لیٹا کرتے تھے، پیٹھ کے بل لیٹنا بھی جائز ہے۔ بعض صورتوں میں بائیں طرف کروٹ لینا بھی بعض بیماریوں کی وجہ سے جو دائیں طرف لیٹنے سے بڑھتی ہیں ضروری ہو جاتا ہے۔ تو یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے کہ ضرور دائیں طرف لیٹا جائے مگر اوندھے لیٹنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس لئے ناپسند فرماتے تھے کہ اللہ ناپسند فرماتا ہے۔ اور یہ ایک عجیب طبی حقیقت ہے کہ اکثر وہ بچے جن کو مائیں الٹا ڈال دیتی ہیں اکثر تو نہیں مگر ان میں سے بہت سے بچے جن کو مائیں الٹا ڈالتی ہیں ان کا سانس بند ہو جاتا ہے اور وہ سوتے ہی میں فوت ہو جاتے ہیں۔ پس طبی لحاظ سے بھی یہ ایک مضر بات ہے اوندھے منہ نہیں سونا چاہئے۔

ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لی گئی ہے یعنی ابن عمرؓ بھی صحابی تھے اور حضرت عمرؓ بھی صحابی تھے اس لئے عنہما کہنا چاہئے۔ حضرت ابن عمر نے اپنے باپ عمر سے بیان کیا ہے رضی اللہ عنہما۔ اللہ ان دونوں سے راضی ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سفر کے ارادے سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تھے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے، پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا۔ اب آپ میں سے میرا نہیں خیال کہ کوئی آنے والا بھی اونٹ پر بیٹھا ہو سوائے اسکے کہ ڈیرہ غازیخان کے کچھ لوگ اونٹ پر بیٹھ کر گاڑی تک پہنچے ہوں یہ الگ مسئلہ ہے لیکن مراد سواری ہے۔ آج کی جو سواری ہے وہ اونٹ کا قائم مقام ہے اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ جب بہتر سواریاں ایجاد ہو جائیں گی اور اونٹنیوں کو بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ اونٹ سے مراد یہاں صرف سواری ہے۔ تین بار تکبیر فرماتے پھر دعا مانگتے پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا۔ "سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ" حالانکہ ہم میں اسے قابو رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے رب کی طرف ہی جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہوں۔ اے ہمارے خدا تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دُوری کو لپیٹ دے۔ دُوری کو لپیٹ کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ آپ لوگ بڑی بڑی دور سے ہوائی جہازوں پر بھی آئے ہیں، رستے میں کوئی تکلیف نہ ہو کہ سفر لمبا محسوس ہو۔ آتی دفعہ تو آپ کو یہ دعا یاد نہیں تھی لیکن جاتی دفعہ تو یاد ہو گی۔ اسلئے جاتی دفعہ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے بھی یہ دعا کریں۔ اے ہمارے خدا تو اس سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔

کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نظر انداز فرما دیا ہو۔ سفر کے دوران جو کچھ پیش آسکتا ہے ان سب کے لئے آپ نے دعا کی ہے کہ اچھی باتیں تو پیش آئیں سفر سے وابستہ کوئی بری باتیں پیش نہ آئیں اور پیچھے رہ جانے والوں کے لئے بھی دعا کی ہے جن کی طرف لوٹ کر جا رہے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی ہے۔ "غیر پسندیدہ تبدیلی"۔ اس دعا میں صرف گھر والے ہی پیش نظر نہ رکھیں بلکہ ملک والے بھی پیش نظر رکھیں۔ آج تک تو ہم یہی دیکھ رہے ہیں کہ ہر تبدیلی ناپسندیدہ ہی ہو رہی ہے۔ پس شاید آپ جو لِلّٰہ سفر کر کے یہاں آئے ہیں آپ کی دعاؤں کی برکت سے واپسی پہ آپ کچھ اچھی تبدیلیاں بھی دیکھ لیں۔ تو محض گھر والوں کے لئے اچھی تبدیلیوں کی نہیں بلکہ اپنے اہل وطن کے لئے بھی اچھی تبدیلیوں کی دعا کرتے ہوئے جائیں۔

پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے یعنی سفر سے واپسی والوں کے لئے یہ زیادتی ہے اس دعا میں۔ آتی دفعہ بھی پچھلوں کے لئے یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ جب ہم واپس جائیں تو یہ کچھ ہو۔ واپسی پہ بھی بعینہٖ وہی دعا مانگتے تھے مگر اس میں ایک چیز کا اضافہ فرما دیتے تھے۔ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ تو یہاں جلسے پر جو آپ سیکھیں گے اس کے نتیجے میں آپ کو زیب دے گا کہ یہ بھی اس سفر کی دعا میں شامل کر لیں کہ اے ہمارے رب ہم توبہ کرتے ہوئے تیری طرف لوٹ رہے ہیں، عبادت گزار بنتے ہوئے اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہوئے۔

عبادت کے مضمون پر میں بہت سے خطبات دے چکا ہوں مگر جلسے کے دوران عبادت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ حدیث میرے کام آئی ہے۔ جب واپسی پہ عبادت گزار کا ذکر فرمایا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ سفر کے دوران جو پہلے پوری طرح عبادت گزار نہیں تھے وہ پہلے سے بڑھ کر عبادت گزار ہو گئے۔ تو یہاں اگر آپ عبادت کے ڈھنگ سیکھیں گے تو واپسی پہ یہ دعا مانگ سکیں گے۔

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے، میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پناہ مانگتا ہوں تو اس شخص کو وہاں رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اب یہ خیال کریں گے کہ منہ سے یہ دعا کرنے کے نتیجے میں پیچھے ہرگز کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہو گا تو اس کا مطلب ہے آپ نے اس کے مرکزی پیغام کو سمجھا نہیں، میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کی پناہ میں آتا ہوں مکمل

طور پر اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پناہ چاہتا ہوں۔ تو جو شر سے پناہ مانگ رہا ہے وہ شر سے پناہ دینے والا بھی ہوگا۔ اگر شر سے پناہ دینے والا نہ ہو تو اس کے حق میں یہ وعدہ پورا نہیں ہو سکتا کہ شروع سفر سے واپسی تک اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اگر اس طرح لازماً اللہ کی پناہ مانگے کہ خود بھی لوگوں کو شر سے پناہ دینے والا ہو اور اس سے کوئی شر کسی کو نہ پہنچے تو مجھے کامل یقین ہے کہ اس کو کوئی چیز بھی گزند نہیں پہنچائے گی۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی سے تعلق رکھنے والی روایات میں سے جو بکثرت ہیں صرف چند چن کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو میرا خیال ہے شاید پہلے بیان نہ ہوئی ہوں اور اگر بیان ہو بھی گئی ہوں تو آج کل کے موقع پر ان کا دہرانا مناسب ہے۔ سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

مجھے اس روایت کے بیان کرنے سے بعض باتیں مقصود ہیں۔ اول یہ کہ قطع نظر اس کے کہ میں علیل ہوں یا نہ ہوں میں ہمیشہ یہ پوری کوشش کرتا ہوں کہ آنے والے مہمانوں کی خاطر ان کے لئے ملاقات کا وقت نکالوں لیکن اللہ کا فضل ہے کہ میں علیل نہیں ہوں لیکن اس کے باوجود لوگ سمجھتے ہیں کہ میری ہمدردی زیادہ لیں گے اس بات پر کہ اگر وہ غور سے مجھے دیکھیں کہ کوئی علالت کی علامت ان کو دکھائی دے جائے اور اس پر وہ کہیں کہ اوہو آپ تو علیل ہیں۔ یہ طریق نامناسب ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علیل تھے بھی، ہوتے بھی تھے تو کوئی نہیں کہا کرتا تھا کہ آپ علیل لگ رہے ہیں۔ تو اخلاق حسنہ کا یہ تقاضا ہے تبھی میں بار بار جماعت کو سمجھاتا ہوں کہ بعض لوگ تو اس طرح گہری اترنے والی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان نگاہوں سے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کوئی علامت مل جائے جس پہ وہ اپنی ہمدردی کا اظہار کر سکیں۔ اور اگر وہ علامت نہ ملے تو پھر صحت کے متعلق لازماً ذکر شروع کر دیتے ہیں۔ بھئی اپنی ملاقات کرو، اپنے کام سے کام رکھو، اپنی صحت کے متعلق دعا مانگنے کی درخواست بے شک کرو مگر میرے معاملے میں مہربانی فرما کر دخل نہ دیا کرو کیونکہ اس سے مجھے الجھن پیدا ہوتی ہے۔ میں جب حاضر ہوں، ہر حال میں حاضر ہوں، بیمار ہوں تب بھی حاضر ہوں تو پھر آپ کا کیا حرج ہے۔ میری بیماری کو مجھ پر اور میرے خدا پر چھوڑ دیں اگر کوئی ہو۔ لیکن میں آپ کو یقین دلا رہا ہوں کہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، میں بالکل ٹھیک ہوں اور پہلے سے بہت بہتر ہوں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آج کل جو میں اپنے اوپر محنت کر رہا ہوں وہ خاص قسم کی غذا کھاتا ہوں، خاص غذاؤں سے پرہیز کرتا ہوں اور اس کے علاوہ سیر میں بہت باقاعدگی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میری سیر کے دوران جو پہلے ایک گھنٹے کی ہوا کرتی تھی میں نے محسوس کیا ہے کہ از خود مجھ میں طاقت آگئی ہے اور میں وہی گھنٹے کی سیر پینتالیس منٹ میں کر لیتا ہوں۔ بعض دفعہ اس سے بھی کم اور بعض دفعہ میرے ساتھیوں کو دوڑنا پڑتا ہے۔ تو یہ وہ اس زمانے کی باتیں ہیں جب میں نیا نیا یہاں آیا تھا اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بہتری ہو رہی ہے تو جب خدا نے اتنا احسان فرمایا ہے تو کیا ضرورت ہے آپ کو دخل اندازیوں کی۔ میں خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں۔

اب بعض دفعہ مجھے کھانسی بھی ہو جاتی ہے تھوڑی سی، آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ حضرت مصلح موعودؓ کو مسلسل کھانسی ہوتی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کو جب کھانسی ہوتی تھی تو یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی بھی اس وقت کے بہترین ایلوپیتھک علاج سے اجتناب نہیں فرمایا اس کے باوجود ساری عمر کھانسی لگی رہی اور بولنے والوں کو طبعاً کھانسی ہو بھی جاتی ہے۔ تو یہ اللہ کا بہت احسان ہے کہ میں چونکہ اپنا علاج ساتھ ساتھ خود کرتا رہتا ہوں اس لئے بہت حد تک کھانسی سے بچ گیا ہوں۔ اس زمانے میں کب لوگ حضرت مصلح موعودؓ کو کہہ کے تنگ کیا کرتے تھے کہ اوہو اب آپ کو کھانسی ہوئی، اب آپ کو کھانسی ہوئی، اب آپ کو کھانسی ہوئی۔ وہ قہوہ پیتے جاتے تھے اور کھانسی ہوتی جاتی تھی۔ تو آپ کی یہ باتیں آپ کے دخل دینے والی ہیں ہی نہیں، ان کو بالکل چھوڑ دیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مجھے خدا کے فضل سے اگر کھانسی اٹھی بھی تو ہرگز کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ نہ چھاتی میں، نہ گلے میں، ادنیٰ سا بھی درد کا احساس نہیں ہوتا۔ کثرت سے بولنے کے نتیجے میں بعض دفعہ ہلکی سی ایک خراش سی پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ اگر ایسا ہو جو میری صورت میں اب بہت کم ہوتا ہے تو ہونے دیں، ہرگز کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک روایت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ہمارے لئے جلسے کے دنوں میں بہت سے سبق ہیں۔ فرمایا: ”اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اس کی نوبت پہنچے، تو تم کو چاہئے کہ چپ کر رہو۔ جس حال میں کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہیں ہے نہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اس سے وہ ادب چاہیں جو ایک مرید کو کرنا چاہئے“۔ اب اس میں دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مریدوں سے ہرگز توقع نہیں رکھتے تھے کہ وہ سب دشتم سے کام لیں۔ پس اگر کوئی سب دشتم یعنی گالی گلوچ سے کام لے رہا ہے تو آپ کو توقع رکھنی چاہئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرید نہیں ہے اور جو مرید ہے اسے سوچنا چاہئے کہ اس سے مسیح موعودؑ کو کیا توقع تھی۔ جو سننے والا ہے وہ یہی سمجھے کہ یہ مرید نہیں ہے اور صبر سے کام لے اور جو مرید ہے وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کیا کر رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے کیا توقع تھی۔

فرمایا جو ایک یہ بھی ان کا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہیں یعنی باہر سے آنے والے مہمان اکثر خوش خلق ہی ہوتے ہیں۔ ”خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہیں اگر وہ آویں تو بھائیوں کی طرح سلوک کریں“۔ بعض دفعہ جلسے کے دنوں میں موسم بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اس خراب موسم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا توقع رکھتے ہیں۔ فرمایا: ”آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا احترام ہونا چاہئے“۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی مہمان کا فرق نہیں کیا گیا۔ مسلم غیر مسلم کا فرق نہیں کیا گیا۔ ”اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے تو دودھ دو، چائے مانگے تو چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو“۔ اب مجھے یہ تو علم نہیں کہ دودھ کا کوئی انتظام جماعت کی طرف سے ہوتا ہے یا نہیں مگر مسلسل چائے کا لنگر تو جاری رہتا ہے اور اس کے علاوہ پرہیزی کھانا یا ایسا کھانا جو پرہیزی تو نہیں مگر بیمار بھی کھا سکتے ہیں ایسے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ ایک موقع پر آپ نے میاں نجم الدین جو مہتمم لنگر خانہ تھے ان کو بلا کر فرمایا، ”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو“۔ خواہ پہچانو یا نہ پہچانو، ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کا کوئی معزز شخص بھی ہو۔ ہر ایک سے ایسا سلوک کرو گویا ہر ایک شخص صاحب اکرام ہے۔

”سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو“۔ یہاں جماعت .U.K کے لئے کچھ آسانی ہے دودھ کا ذکر نہیں۔ ”سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمان کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلے کا انتظام کر دو“۔ بعض علاقوں کے مہمانوں کو سردی نہ بھی ہو تو سردی بہت لگتی ہے اور پاکستان کی شدید گرمی سے آنے والوں میں سے بھی کئی ایسے ہیں جو مجھے ملنے آتے ہیں تو کہتے ہیں یہاں سردی ہے حالانکہ سردی وردی کچھ نہیں لیکن آب و ہوا کی تبدیلی سے یہ ہو جاتا ہے۔ انڈونیشیا کے مہمان جب بھی آتے ہیں وہ خواہ گرمی ہو، وہ سردی سے کانپ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی بیرکس میں میں نے کہا ہوا ہے کہ ہمیشہ ہیٹرز وغیرہ کا انتظام کرو کیونکہ یہ ان کی آب و ہوا کے نتیجے میں ان کا حق تم پر ہے۔

مولوی حسن علی صاحب مرحوم نے اپنے واقعہ کا خود اپنے قلم سے ذکر کیا جو ان کی کتاب ”تائید حق“ میں چھپا ہے۔ آپ فرماتے ہیں، ”مرزا صاحب کی مہمان نوازی دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا“۔ یہ حضرت مولوی حسن علی صاحب کے احمدیت قبول کرنے سے پہلے کے سفر کا حال ہے جو انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد بعینہ اسی طرح لکھا جو اس سفر میں آپ نے محسوس کیا اور دیکھا۔ کہتے ہیں، ”مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بُری عادت تھی“۔ جس زمانے میں یہ لکھا گیا غالباً اس وقت پان چھوڑ بیٹھے ہونگے۔ کہتے ہیں، مجھے پان کھانے کی بری عادت تھی۔ ”امرتسر میں تو مجھے پان ملا مگر بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نامعلوم کس وقت میری اس بُری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا“۔ یہ تھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی۔ یہ اس مہمان نوازی کا عالم تھا جس میں کوئی ریا کا شائبہ تک نہیں۔ مہمان سمجھتا تھا کہ پان یہاں میسا نہیں ہو سکتا۔ بٹالے میں نہیں تو قادیان میں کہاں سے ہوگا۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سولہ میل دور گورداسپور آدمی بھیجا اور ان کو ان کی عادت کے مطابق پان پیش فرما دیا۔ **اب میں حسب سابق جلسے پر آنے والوں اور ان کے مہمان نوازوں کو عمومی نصائح کرتا ہوں** جو ہر اس خطبے میں کیا کرتا ہوں جو جلسے سے پہلے کا خطبہ ہوتا ہے۔

قرض لینا۔ بعض لوگوں کو قرض لینے کی عادت ہوتی ہے اور جن کو عادت ہوتی ہے ان کو

والی کی عادت نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر کوئی بدقسمتی سے ایسے لوگ آگئے ہوں تو ان کو خیال کرنا چاہئے کہ یہ اللہ کے میزبانوں کا اللہ کے مہمانوں پر حق ہے کہ ان کو ناجائز تکلیف نہ دی جائے۔ یہاں جتنے لوگ آپ کی میزبانی کریں گے ان سے قرض نہ مانگا کریں اور ان کو چھوڑ کر آپس میں بھی ایک دوسرے سے نہ مانگا کریں۔ کیونکہ جن کو یہ عادت ہے میں جانتا ہوں کہ ان کو نہ دینے کی عادت بھی ہوتی ہے لیکن اسکے باوجود واقعی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ میں نے اس سے پہلے اس بات کا انتظام کیا تھا کہ جن کو واقعی ضرورت ہو وہ نظام جماعت سے رابطہ کریں۔ امیر صاحب سے بات کریں یا مجھے لکھیں۔ بتائیں کہ کیا ضرورت پیش آگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ سچی ضرورت کو ضرور پورا کیا گیا ہے۔ تو کیوں اپنے آپ کو ابتلاء میں ڈالتے ہیں یا دوسروں کو ابتلاء میں ڈالتے ہیں۔ لین دین کے معاملے میں صاف ہو جائیں۔

جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوں ان پر تین دن یا پندرہ دن کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ رشتے دار رشتے داروں کے پاس آتے رہتے ہیں ان کا آپس کا ایک سلوک ہے جو روایتاً چلتا ہے۔ بعض رشتے دار، بعض رشتے داروں کو اپنے گھر مہینوں رکھنا چاہتے ہیں اور ان کے جانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جن کو الگ الگ لکھا نہیں جا سکتا، الگ الگ بیان نہیں کیا جا سکتا مگر آپس کے تعلقات ہیں جو خود بخود اس بات کو واضح کرتے ہیں۔ تو ایسے آنے والے رشتہ دار اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھیں، تین دن اور پندرہ دن سے۔ جن کے عزیز اور اقرباء ان کو ہمیشہ اپنے گھر ٹھہراتے اور اصرار کرتے ہیں کہ وہ ٹھہرے رہیں لیکن ان میں سے کچھ مستثنیٰ بھی ہیں اس بناء پر کہ وہ رشتے دار ہیں از خود ان کو پندرہ دن سے زیادہ یا تین دن سے زیادہ ٹھہرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے اگر دونوں طرف سے لین دین کا معاملہ ہو تو یہ ایک معروف بات ہے۔ مگر یہ سمجھ کر کہ کوئی رشتہ دار ہے آپ اس کے گھر ٹھہر جائیں اور میرے اس خطبے کا حوالہ دے کر کہیں اب ہمیں چھٹی ہے جتنی دیر مرضی ٹھہریں تو وہ غلط اور جھوٹا حوالہ ہوگا۔ یہ آپس کے تعلقات کا معاملہ ہے جس کو انگریزی میں Reciprocal کہتے ہیں، Reciprocal ہوتا ہے یعنی دونوں طرف سے ایک ہی قسم کا معاملہ ہو تو وہی مناسب ہے۔

اَفْشُوا السَّلَامَ کا ارشاد ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا سلام نشر کرو اور یہ عادت آپ ڈالیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایت میں نے بیان کی ہے اس میں بھی سلام سے بات شروع ہوئی ہے۔ پس سلام کہنے سے دو باتیں پیش نظر رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ ہر آنے والے کی عزت کر رہے ہونگے۔ دوسرا یہ کہ سلام کہہ کر آپ اس کو مطمئن کر رہے ہوں گے کہ آپ کی طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے وہ یقیناً امن کی حالت میں رہے گا۔ پس ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلام پھیلانے کی عادت ڈالیں۔

خواتین کو میں ہمیشہ نصیحت کرتا ہوں کہ پردے کا لحاظ رکھیں لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض مہمان خواتین بھی آتی ہیں اس لئے اگر کوئی ایسی مہمان خاتون ہو جس نے سنگھار پٹار بھی کیا ہو اور پردے کا بھی لحاظ نہ ہو یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ غالباً احمدی نہیں ہے۔ لیکن بعض دوسرے دوست جو مثلاً عرب ممالک سے تشریف لاتے ہیں وہ ہر خاتون سے اسی طرح کے پردے کی توقع رکھتے ہیں جو ہم جماعت میں رائج کر رہے ہیں اور بعض لوگوں نے جا کر پھر مجھے اعتراض کے خط بھی لکھے کہ ہم تو بڑی توقع لے کر آئے تھے کہ آپ پردے کا بہترین نمونہ دکھا رہے ہونگے مگر ہم نے ایسی عورتیں دیکھیں جو پوری طرح سنگھار پٹار کر کے، کٹے ہوئے بال، سر پر چُنی نہیں اسی طرح پھر رہی تھیں۔ تو اول تو یہ خیال کریں کہ اعتراض میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مومن، مومن پر حسن ظن کرتا ہے اس لئے حسن ظن سے کیوں کام نہیں لیتے اور جو منتظمین ہیں ان کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ ایسی عورتوں کو سخت لفظوں میں یا دوٹوک لفظوں میں کہیں کہ تم پردہ کر کے پھرو۔ بعض دفعہ وہ عورتیں جن کو عادت ہوتی ہے وہ اس بات کو برا مناتی ہیں۔

بعض دفعہ بعض احمدی خواتین ہیں جو نئی احمدی ہوئی ہیں ان کو بعض احمدیت کے رواجوں کا پتہ نہیں۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے مجبور ہیں۔ سر کو پوری طرح ڈھانپ نہیں سکتے۔ تو احمدی خواتین کے لئے تو لازم ہے کہ اگر انہوں نے کسی مجبوری سے پردہ نہیں کرنا تو سر کو ڈھانپیں۔ یہاں ہماری اردو کلاس کی بچیوں کو اور چلڈرن کلاس کی بچیوں کو میں نے نصیحت کی تھی۔ آپ دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ کتنی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ یہاں کی پلی بڑھی بچیاں چھوٹی چھوٹی عمر کی اس احتیاط سے اپنے سر کو ڈھانپتی ہیں کہ دل عش عش کر اٹھتا ہے تو اسی پاک نمونے کو آپ لوگ بھی پکڑیں۔

جو باہر سے آنے والی پاکستان سے آنے والی بچیاں یا دوسرے ممالک سے آنے والی بچیاں ہیں ان میں بعض اوقات میں نے ناحق آزادی کا رجحان دیکھا ہے۔ ان کو پتہ نہیں کہ انگلستان کی بچیاں اللہ کے فضل سے بہت بلند ہو چکی ہیں اور جو باہر سے آنے والی ہیں وہ لاہور کا معاشرہ، کراچی کا معاشرہ، پنڈی کا معاشرہ، وہ لئے ہوئے آئی ہیں اور وہاں آج کل بے پردگی عام ہو رہی ہے اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ آپ اپنی عادات ان کو سکھانے آئی ہیں۔ آپ نے ان سے عادات سیکھنی ہیں۔ تو اگر آپ احمدی ہیں اور مہمان کے طور پر آئی ہیں تو جلسے کے دنوں میں آپ پر فرض ہے اور آپ کے ماں باپ پر فرض ہے کہ آپ کو سلیقے کے ساتھ چلنا پھرنا سکھائیں۔ اگر پردے کی عمر نہیں بھی لیکن اتنی عمر ہو گئی ہے جو بیچ بیچ کی عمر ہوتی ہے جہاں پردہ پورا کرو نہ کرو درمیان میں اختیار ہوتا ہے اس عمر کی بچیوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سر کو اور اپنی چھاتی کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے اور ڈھانپتے وقت بالوں کی نمائش نہیں ہونی چاہئے۔ بعض سر پر دوپٹہ اور پیچھے سے کٹے ہوئے بال نمایاں لہراتی پھرتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسا بھی کرتی ہیں۔ مجھے ملاقات کے دوران اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ مجھے تکلیف تو ہوتی ہے مگر اس وقت جیسا کہ اکرام کا حق ہے میں مجبوراً ان کو دوٹوک نہیں کہتا لیکن بعض دفعہ بعد میں ان کے ماں باپ کو سمجھا دیتا ہوں۔ تو اس موقع پر ہر قسم کی آنے والیاں ہونگی ان کا لحاظ کریں اور لجنہ کی جو سلیقے والی بچیاں ہیں جن کو بات کرنے کا اچھا سلیقہ آتا ہے ان کی ڈیوٹی ہونی چاہئے کہ ایسی عورتوں اور لڑکیوں کو علیحدگی میں نرم الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کریں۔ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى نصیحت ضرور فائدہ پہنچاتی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے میں اس پہلو سے بھی ان کو سدھارنے کا انتظام ہوگا۔ بہر حال جن کو نقاب میں کوئی دقت ہے بعض دفعہ طبی لحاظ سے دقت ہوتی ہے ان کا پھر یہ حق نہیں کہ سرخی پاؤڈر لگا کر اپنے آپ کو پوری طرح سجا کر باہر پھریں۔

رستوں کا حق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کو بھی ایمان کا ادنیٰ شعبہ قرار دیا ہے کہ رستوں کا حق ادا کرو اور رستوں کے حق میں جو باتیں بیان فرمائی ہیں وہ خلاصۃً میں ہر جمعہ پر جوان دنوں میں آیا کرتا ہے پہلے بھی بیان کرتا رہا ہوں اب پھر بیان کر رہا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو بازار یا دکانیں وغیرہ ہیں ان کے اردگرد جمگھٹ لگا کر کھڑا نہ ہوا کریں۔ جو چیز خریدی، لیں اور الگ کھلی جگہ جا کر اس کو کھائیں پئیں۔ بعض لوگ کبابی کی دکان پر کھڑے ہیں تو ہر کباب کے اترنے کا انتظار ہو رہا ہے اور پیچھے لائنیں لگی ہوئی ہیں وہ جگہ ہی نہیں چھوڑتے۔ اپنی چیز مرضی کی لیں اور الگ ہو جائیں اور اگر اتنا الگ گرم کباب کھانے کا شوق ہے تو گھر میں بنائیں، بازار کا حق بہر حال ادا کریں۔

اور دوسرا جمگھٹا لگا کر دکانوں پر کھڑا ہونا ہی معیوب نہیں بلکہ گروہ در گروہ ٹولیوں کی صورت میں قہقہے لگاتے، شور مچاتے ہوئے پھرنا بھی ناواجب بلکہ بعض دفعہ گناہ بن جاتا ہے۔ اور یہ بھی رستوں کے حق کے خلاف ہے۔ رستوں سے مراد یہ نہیں کہ سڑکیں ہی ہوں پبلک جگہیں جو عامۃ الناس کے چلنے پھرنے کی جگہیں ہیں وہ بھی رستوں میں شمار ہونگی۔ ایسے لوگ ہم نے دیکھے ہیں جو ٹولیاں بنا کر پھرتے ہیں اور آپس میں مذاق اڑا رہے ہیں اور قہقہے مارتے جا رہے ہیں۔ ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ جو دوسرے دیکھنے والے ہیں ان پر برا اثر پڑتا ہے بلکہ بعض اوقات ایک راہگیر اور خاص طور پر اگر کوئی باہر کا ہو وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر مذاق اڑایا گیا ہے۔ عین اس وقت قہقہہ لگاتے ہیں جب وہ پاس سے گزرا ہے اور اس سے اس کی سخت دل شکنی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ اس کے نتیجے میں لڑائی بھی شروع ہو جاتی ہے۔ تو اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھیں کہ اگر ٹولیوں میں پھرنا ہے تو خاموشی سے پھریں، آہستہ باتیں کرتے ہوئے پھریں ہرگز اپنی آوازوں کو بلند نہ کریں اور ہرگز کسی کی دلشکنی کا موجب نہ بنیں خواہ ارادۃً یا غیر ارادی طور پر ہو۔

تکلیف دہ چیزوں کا رستے سے اٹھانا۔ یہ بھی ایمان کے شعبوں میں سے ایک ادنیٰ شعبہ ہے اگر کوئی ایسی چیز نظر آئے مثلاً کیل کانٹا وغیرہ یا کیلے کا چھلکا تو یہ انتظار نہ کریں کہ جن لوگوں کی ڈیوٹی ہے اس کام پر وہی اس کو دور کریں گے۔ ایسی چیز کو تو فوراً دور کرنا چاہئے اور اس کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ خود یہ چیزیں نہ پھیلائیں۔ اگر تکلیف دہ چیزیں اٹھانے کا حکم ہے تو پھیلانا تو اور بھی بری بات ہے۔ یہ اچھی بات ہے تو پھیلانا گناہ بن جائے گا کیونکہ اس کا دور کرنا فرض ہے۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ اپنی جیبوں میں ایک چھوٹا سا پلاسٹک کا تھیلا (Bag) رکھ لیا کریں۔ اس سے جیب پھولتی بھی نہیں معمولی سا ہوتا ہے کہیں آپ نے کوئی چیز پھینکنی ہو، کچھ کھا رہے ہوں اس کا Waste، کیلے کا چھلکا مثلاً یہ اگر آپ نے کہیں ڈالنا ہو تو اپنی جیب سے تھیلا نکالا اس میں ڈال دیا اور وہی تھیلا آپ کے کام آئے گا۔ جب آپ کوئی خطرناک چیز رستے میں دیکھیں گے تو اس کو اٹھا کر ہاتھوں میں لٹکائے ہوئے نہیں پھریں گے بلکہ اسی تھیلے میں ڈال لیا کریں تو بہر حال اس کا جیب میں ڈالنا ضروری تو نہیں ہے اس کو پھر ہاتھ میں پکڑے رکھیں۔ جب کوئی ڈسٹ بن (Dust Bin) آئے تو اس کو اس میں پھینک دیا کریں۔

اب کچھ امور آخر پر حفاظتی نقطہ نگاہ سے میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا جو حفاظت کا نظام ہے یہ کُل عالم میں یکتا ہے اور اس میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں۔ دنیا میں کہیں کسی اجتماع پر یا کسی دنیا کے بڑے سربراہ کے لئے حفاظت کا ایسا مؤثر انتظام نہیں ہوتا جتنا جماعت احمدیہ میں روایتاً رائج ہو چکا ہے۔ اس کے کچھ پہلو ہیں جو میں آپ کے سامنے کھول کر بیان کرتا

چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہر احمدی نگران ہوتا ہے اور خاص طور پر وہ احمدی جو بڑے اخلاص سے خلیفۂ وقت سے ملنے آئے ہیں وہ ان کے خطوں سے پہلے بھی لگ رہا ہے، یہاں آنے کے بعد بھی کہ ان کو فکر رہتی ہے کہ اتنے بڑے اجتماع میں حفاظت کا پورا انتظام ہے کہ نہیں۔ تو ان کو میں یہ نصیحت کر رہا ہوں باقیوں کو بھی کہ سب سے بڑی حفاظت کا انتظام تو آپ خود ہیں۔ آنکھیں کھول کر پھریں اور جس شخص سے بھی آپ کو احساس ہو کہ خطرہ ہو سکتا ہے اس کے متعلق چند باتیں پلے باندھ لیں۔

بعض دفعہ بڑے مخلص احمدی ہوتے ہیں مگر ان کی شکل صورت ایسی ہوتی ہے کہ بعض دوسروں کو ان سے کچھ ڈر بھی لگتا ہے۔ وہ اپنے حلیے ہیں، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا مگر ایسا ہی ایک واقعہ ایک جلسے پر ہوا تھا۔ ایک شخص انتہائی مخلص مگر حلیے کے لحاظ سے بڑا مشٹنڈا اور اتفاق سے داڑھی مونچھ منڈھا ہوا۔ اس کی اتنی سخت نگرانی ہو رہی تھی کہ جیسے سارا خطرہ اسی سے درپیش ہے۔ جب مجھے بتایا گیا اور میں نے دیکھا تو میں نے کہا انا للہ یہ تو میں جانتا ہوں بہت مخلص فدائی احمدی ہے۔ اس کو اپنے کام میں لائیں، حفاظت کے کام میں۔ تو ایک ان کو میری نصیحت ہے آنے والوں کو بھی اور رہنے والوں کو بھی جو بھی جلسے میں ہوں کہ اپنے دائیں بائیں کی حفاظت کریں۔ دنیا میں کہیں بھی یہ نظام رائج نہیں۔ جب بھی کوئی شخص حملہ کرنا چاہتا ہے تو باوجود ہر قسم کے آلات کے جو اس کی جیبوں، اس کے جسم پر چھپے ہوئے ہتھیاروں کی خبر دیتے ہیں اس کے باوجود وہ لے جاتا ہے۔ بے شمار طریقے دنیا نے ایجاد کئے ہوئے ہیں تو ایسا شخص جو کسی ہتھیار کو استعمال کرنا چاہے اس کو لازماً کوئی تیزی سے حرکت کرنی پڑتی ہے۔ وہ جیب کی طرف یا کہیں ہاتھ ڈالتا ہے اگر دائیں بائیں بیٹھے ہوئے ہوشیار ہوں تو ناممکن ہو جائے گا اس کے لئے کہ ایسی حرکت کر سکے۔ پس اصل نگران تو اللہ ہی ہے مگر اللہ نے جو طریقے سمجھائے ہیں ان طریقوں پر عمل کرنا تو ضروری ہے۔ تو اپنے دائیں بائیں سے بیدار مغز رہیں اور جو اچھے لوگ بھی ہیں بعض دفعہ ان میں بھی جن کو آپ اچھا سمجھ رہے ہیں بعض بد چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے نگرانی کا یہ نظام سب پر حاوی کر دیں۔ ہر شخص اپنے دائیں بائیں کا نگران ہو۔ اگر آپ یہ صورت اختیار کریں تو چلتے پھرتے آتے جاتے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ حفاظت کا انتظام ایسا اعلیٰ ہو گا کہ دنیا میں کبھی کسی سربراہ کے لئے ایسا انتظام نہ ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔ جب دورویہ کھڑے ہوں تو اس وقت بھی اس کا خیال رکھیں۔

اور ہم اس کو ربوہ میں استعمال کر چکے ہیں، آزما چکے ہیں اس عادت کو۔ دو مرتبہ ایسا ہوا کہ لازماً کوئی شخص مجھ پر بندوق سے حملہ کرنے کے لئے، بندوق ڈھانپنے کے لئے اپنی چادر میں یا کمبل میں چھپائے کھڑا تھا اور چونکہ میں نے اس وقت منتظمین کو یہ ہدایت کی ہوئی تھی کہ جہاں کوئی شخص آپ کو ایسا نظر آئے ضروری نہیں کہ آپ اس کو حکم دیں چادر اتارو۔ پاس کھڑے ہو جائیں اگر اس کی نیت ہوئی وہ ہاتھ ہلائے گا اسی وقت پکڑ لیں اور دو آدمی پکڑے گئے۔ اور پھر انہوں نے تسلیم بھی کر لیا۔ تو یہ نظام حفاظت ایسا ہے جس کا کوئی جواب دنیا میں نہیں، اس کی کوئی مماثلت کہیں اور دکھائی نہیں دے گی۔ جو فوجی یا پولیس والے مقرر ہوا کرتے ہیں کتنے ہونگے اس کے باوجود Crowd پیچھے ہوتا ہے، ان کے درمیان ہوتا ہے اور ہر وقت وہ شخص آزاد ہے کچھ نہ کچھ کرنے پر۔

اس لئے جماعت احمدیہ کا جو نظام حفاظت ہے، اس کے متعلق اب چونکہ خطبے کا وقت ختم ہو گیا ہے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں آخر پر، کہ اول حفاظت اللہ کی ہے۔ اس کی حفاظت کا سایہ ہو تو کسی کو کوئی چیز گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے دعائیں کرتے رہیں اور جو اعلیٰ توقعات نظام جماعت سے وابستہ ہو چکی ہیں ان کا خیال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسے کو امن و امان کے ساتھ نہایت عمدگی کے ساتھ خیر و عافیت سے گزارے اور ہر پہلو سے یہ خوشکن ہو اور خوشیوں کی خبریں لے کر آپ لوگ واپس لوٹیں اور اس وطن کے لئے دعائیں کرتے ہوئے واپس جائیں کہ اگر پہلے نہیں تو آپ کے جانے کے بعد کوئی نہ کوئی تبدیلی ان میں واقع ہو۔

☆ ...... ☆ ...... ☆

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

بقیہ صفحہ :: (12)

ان سے سبقاً پڑھی ہیں۔ آپ کی اور مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل کی خصوصی توجہ کا اثر یہ ہوا کہ میں معلمین کلاس کے امتحان میں پاس ہو گیا اور مجھے معلم کے طور پر خدمت کے لئے قبول کر لیا گیا۔ میں اس پر جتنا بھی اللہ کا شکر کروں کم ہے۔ میرے معلم کے طور پر ملازم ہو جانے کا میری والدہ کو بڑا ہی اچھا لگا اور وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی تھیں۔ انہوں نے اس پر اس قدر خوشی کا اظہار کیا کہ میرے دو چھوٹے بھائیوں کو بھی قادیان میں تعلیم دلانے کے لئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی جو حضور انور نے منظور فرمالی اور وہ دونوں قادیان میں آکر تعلیم حاصل کرنے لگے۔ لیکن والد صاحب کی مخالفت کی وجہ سے ان کی تعلیم جاری نہیں رہ سکی اور وہ ایک سال بعد واپس گھر چلے گئے اور تعلیم سے محروم ہو کر جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم بشیر احمد صاحب خادم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد جو تمام آپ کے رنگ میں رنگین ہے کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے اور نفوس و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ ☆☆

ایک وقفِ نو بچے کی نمایاں کامیابی

عزیز صفدر نوید امینی ابن مکرم رفیق احمد صاحب امینی متعلم سردار ستنام سنگھ باجوہ میموریل پبلک سکول کلاس پنجم نے ڈسٹرکٹ لیول پر پریس چیمبر بھارت کے گورداسپور میں منعقدہ جلسہ میں تقریری مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کر کے اپنا اور سکول کا نام روشن کیا ہے۔ اسے پنجاب سرکار کی طرف سے 100 روپے سکالرشپ ہر ماہ پانچ سال تک ملے گی۔ سکول کی انتظامیہ نے اس کی کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ اور سامعین نے بھی صفدر کو نقد انعام دیا۔

یاد رہے کہ عزیز محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی درویش مرحوم قادیان کا پوتا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی کی خبر امر اُجالا، جگ بانی، پنجاب کیسری، اجیت سماچار نے 29 نومبر 2002 کی اشاعت میں شائع کی۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (ادارہ)

اعلان نکاح

★ عزیزہ نشاط انور صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب ساکن بھونیشور (اڑیسہ) کا نکاح مکرم شیخ بلال الدین صاحب ابن مکرم شیخ کلیم الدین صاحب مرحوم ساکن تاراکوٹ (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے (-/51000) حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 17-11-2002 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (سید محمد سرور قادیان)

★ مورخہ 22 ستمبر 2002 کو مکرم شبیر احمد صاحب یعقوب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ساکن کاٹراپلی ضلع ورنگل آندھرا کا نکاح عزیزہ صفیہ سلطانہ بنت مکرم محمد خواجہ میاں صاحب تاجر چرم ساکن ملم پلی ضلع ورنگل آندھرا کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ اس موقع پر کنڈور، کاٹراپلی، پالاکرتی سے کثیر تعداد میں احمدی افراد مبلغین و معلمین شامل ہوئے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

❁ مکرم عبد القیوم خان صاحب ولد محبوب خان صاحب کیرنگ اڑیسہ کا نکاح عزیزہ عارفہ بی بی کے ساتھ مورخہ 01-8-7 کو مکرم مولوی طفیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100 روپے۔) (مینیجر بدر)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم نور الحق کو پولیس میں ملازمت ملی ہے۔ عزیز کی صحت و سلامتی، نیک، خادمِ دین بننے دینی و دنیوی ترقیات اور روزی میں برکت کے لئے، بڑا بیٹا مبلغ سلسلہ ہے مقبول دینی خدمات کی توفیق پانے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(ماسٹر صادق علی۔ تالبرکوٹ۔ اڑیسہ)

☆...... میری بیوی امراء بیگم بیمار ہیں۔ انکی مکمل شفایابی اور مالی مشکلات کے دور ہونے نیز ہر شر سے حفاظت میں رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆...... مکرم چکن خان صاحب اپنے کاروبار میں برکت اور لڑکی کے نیک رشتہ کیلئے لڑکے کی دینی دنیاوی ترقیات کیلئے اہلیہ کی کامل صحت و جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 100 روپے)

(غلام حیدر معلم وقف جدید تالبرکوٹ اڑیسہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مولوی ٹی ایم عبد المجیب صاحب مبلغ سلسلہ مہاراشٹر کو مورخہ 10 اکتوبر 2002 کو پہلی بچی سے نوازا ہے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "امۃ الوکیل تبسم" تجویز فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہونے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین بننے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے، والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر)

★ مورخہ 24 اکتوبر 2002 کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام مریم خولہ انور رکھا گیا ہے۔ نومولودہ ملک محمد انور صاحب مرحوم لاہور کینٹ کی پوتی اور کرامت اللہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے زچہ بچہ کی خیر و عافیت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عابد انور سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ ریجن U.K)

دعائے مغفرت

☆...... مکرم نذیر خان صاحب کے بڑے بھائی عزیز خان صاحب آف محمود آباد کیرنگ مورخہ 15-10-02 کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے مرحوم کی بیوہ کو شوگر ہے۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر 150 روپے)

سانحہ 11 ستمبر کے بعد

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی مہم

مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ واشنگٹن، امریکہ

11 ستمبر 2001ء کا دن امریکہ کی تاریخ میں بڑے دکھ اور غم کے ساتھ طلوع ہوا۔اس دن قریباً صبح کے 15 : 9 بجے نیویارک اور واشنگٹن کے 2 اہم مقامات ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گان کو ہوائی جہاز مار کر تباہ کر دیا گیا جس سے ہزاروں جانیں تلف ہوئیں اور امریکہ وقتی طور پر بدترین اقتصادی بحران کا شکار ہو گیا۔

نیویارک اور واشنگٹن میں قیامت کا سا سماں تھا۔جیسا کہ بعد کی خبروں میں ٹی وی ۔ریڈیو اور اخبارات نے بار بار یہ خبریں نشر کیں کہ اس سانحہ عظیمہ کے پیچھے مسلمانوں کی بعض تنظیموں اور ممالک کا ہاتھ ہے اور اس کے ساتھ ہی پریس اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں غلط تاثر پیش کیا جانے لگا کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے اور یہ کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور اس طرح اسلام پر پورے زور کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس محاذ پر مقابلہ کرتی ہے جہاں اسلام پر حملہ ہو رہا ہو۔چنانچہ اس سانحہ کے فوراً بعد ہی جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے ایک تعزیتی خط امریکہ کے صدر جناب عزت مآب جارج ڈبلیو بش کے نام لکھا۔جس میں اس بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا۔کہ احمدیہ مسلم جماعت دہشت گردی کی کلیۃً مذمت کرتی ہے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے اور اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد اور تعاون بھی کرنے کو تیار ہے۔خصوصاً ہسپتالوں میں جو لوگ زخمی ہیں، نیز خون کے عطیات دینے کی بھی پیشکش کی۔اس خط کی نقل محترم امیر صاحب کی ہدایت پر سیکرٹری آف سٹیٹ جنرل کولن پال کو بھی فیکس کی گئی۔

اس خط کے علاوہ محترم امیر صاحب نے ایک پریس ریلیز بھی فوری جاری کیا جو تمام احمدی جماعتوں کو بذریعہ FAX اور MAIL روانہ کیا گیا اور پریس اور میڈیا میں ہر دو کی نقل ارسال کی گئیں۔

پریس اور ٹی وی نے ملک میں بہت سی جگہوں پر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کیا اور ان کے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں

عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنے بھی انٹرویوز دیئے یا پریس میں بیانات دیئے وہ بالکل ان عقائد اور خیالات کے برعکس تھے جو آج تک وہ اختیار کئے ہوئے تھے۔اب مسلمانوں کے علماء اور لیڈر یہ کہنے لگ گئے کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔اور یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔نہ ہی اسلام میں ایسا جہاد ہے گویا اب جہاد کی وہی تعریف ہونے لگی جو آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی۔اور جہاد کی اس تعریف پر اس وقت اور حال کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے رہے۔(نعوذ باللہ)۔

پریس، اخبارات اور ٹی وی نے جماعت احمدیہ کے مختلف مراکز میں بھی رابطہ کیا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ جماعت نے اسلام کی صحیح تعلیم اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔اور دہشت گردی کی مذمت کی۔

یہاں ہیڈکوارٹر میں مقامی اخبارات اور ایک نیشنل اخبار ایک اردو اخبار نے کوریج دی۔اس کے علاوہ تین لوکل ٹی وی چینلوں پر بھی ہمارا انٹرویو دیا گیا الحمدللہ۔

پریس اور میڈیا میں اسلامی تعلیم کی کوریج کے علاوہ علاقہ کے پادریوں نے ۔یہودی ربائیوں اور دیگر مذہبی اداروں نے بھی ہم سے رابطہ کیا اور اسلام پر لیکچر دینے کے لیے کہا نیز ملک میں امن کے لیے دعائیں کی گئیں۔اس کی بھی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

Church of Resurrection کے پادری نے خاکسار کو اپنے چرچ بلایا۔جماعت کے آٹھ افراد کے ساتھ خاکسار ان کے چرچ میں گیا۔اسلامی تعلیم امن کے بارے میں پیش کی گئی۔لوگوں نے انفرادی طور پر اسلامی تعلیمات سن کر تعریف کی۔اس موقعہ پر ایک محتاط اندازے کے مطابق 250 کی حاضری تھی۔خاکسار نے سب حاضرین کو مسجد بیت الرحمن تشریف لانے کی دعوت بھی دی۔

Rock ville شہر میں جو کہ مسجد بیت الرحمن سے 30 منٹ کی مسافت پر ہے ایک بنگلہ دیسی خاتون سیما رضا نے شہر کے وسط میں ایک پارک میں Interfaith Prayer کا انتظام کیا۔خاکسار کو بھی دعوت دی گئی۔یہاں پر سنی : شیعہ مسلمانوں کے علاوہ یہودی، عیسائی، اور ایک کثیر تعداد میں لوکل امریکن بھی شامل ہوئے۔

خاکسار نے امریکہ میں مذہبی آزادی کی تعریف کی اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔اور کہا کہ جبکہ کئی مسلمان ممالک میں بشمول پاکستان مذہبی آزادی نہیں ہے۔یہ بھی اچھا پروگرام رہا۔خاکسار کے ساتھ 6 احمدی بھی گئے۔

مسجد بیت الرحمان میں دعا کا پروگرام

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مسجد بیت الرحمن میں بھی Peace Prayer کا انتظام کیا جائے، چنانچہ خاکسار فوری طور پر ہمسایہ چرچوں کے پادری صاحبان اور دیگر مذہبی شیعوں سے جا کر ملا اور مسجد بیت الرحمن میں آنے کی دعوت دی۔چنانچہ اس موقعہ پر بہت سے امریکن ہماری مسجد میں تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔اس پروگرام کی صدارت مکرم و محترم امیر صاحب نے کی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر جماعت میری لینڈ نے تعارفی کلمات کہے۔اور پھر خاکسار نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا۔اور اس سانحہ کی مذمت کی اور اسلام کی امن کی تعلیم پیش کی اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔چنانچہ پندرہ سے زائد مرد و خواتین اور مذہبی لیڈروں نے امن کے لئے دعا بھی کی اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

محترم امیر صاحب نے اخیر میں اسلام کی مذہبی رواداری کے اہم واقعات بیان کئے۔اور اسلامی تعلیم کا حسن پیش کیا۔اس سے قبل اتنی تعداد میں امریکن ہماری مسجد میں نہیں آئے تھے یہ پہلا موقعہ تھا کہ قریباً دو سو سے زائد مرد خواتین اور بچے باہر سے تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نے یہ پروگرام بہت پسند کیا۔اس سلسلہ میں مقامی پولیس اور ہمسائیوں نے بھی بہت اچھا تعاون کیا۔

Hate Crime جو Mr. David Baker ڈیپارٹمنٹ کے چیف ہیں، نے خاکسار کو فون کیا کہ مسلم کمیونٹی سنٹر میں منٹگمری کونٹی کے اگزیکٹو تشریف لا رہے ہیں اور پریس کانفرنس ہوگی۔آپ بھی آئیں خاکسار ایک اور احمدی دوست کے ساتھ وہاں گیا۔دیگر مذہبی نمائندے بھی تھے اور کونٹی کے اعلیٰ افسران۔پولیس کے افسران وغیرہ کی موجودگی میں انہوں نے خاکسار کو بھی بولنے کی دعوت دی۔

خاکسار نے اس وقت کی مناسبت سے بات کرنے کے بعد اپنی مسجد بیت الرحمن کی بڑی تصویر دکھائی اور بتایا کہ آئندہ میٹنگ کرنی ہو تو ہماری جگہ بھی حاضر ہے کیونکہ محترم امیر صاحب نے خاکسار کو فرمایا تھا کہ کوشش کریں کہ یہ پریس کانفرنس وہ ہمارے مشن میں کریں۔اس کا تو پروگرام نہ بن سکا لیکن مسجد کی بڑی تصویر دکھانے کا موقعہ ملا اور دعوت دی گئی۔اس کے علاوہ اس وقت دس بڑے افسران کی خدمت میں مسجد کا بروشر بھی پیش کیا گیا۔اس سے کونٹی کے افسران کے ساتھ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مستقل رابطہ ہو گیا ہے۔اس موقعہ پر مسلمانوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی بعد میں مسلم کمیونٹی کے صدر جناب صابر رحمان صاحب کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی تو وہ مسجد تشریف لائے۔اثنائے گفتگو میں پتہ چلا کہ وہ ربوہ بھی جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔خاکسار نے انہیں حضور انور کی دو کتب بھی تحفہ پیش کیں اور اردو ترجمہ قرآن کریم بھی۔

اس موقعہ کی کوریج کے لئے لوکل اخبار اور لوکل ٹی وی بھی موجود تھے۔شام کی خبروں میں یہ ساری کوریج ٹی وی پر آئی۔

اس پریس کانفرنس کے بعد Mr Baker اور کونٹی ایگزیکٹو کے دو بڑے افسران مسجد بھی آئے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے اور بعد میں ان کی سفارش اور تجویز پر کونٹی ایگزیکٹو نے مسجد بیت الرحمن میں Peace Prayer کا خود انتظام کیا۔الحمدللہ۔

6۔یونیٹرین یونی ورسل چرچ آف سلور سپرنگ کی Rev. Elizebith Larmer نے خاکسار کو فون کیا اور پھر ملنے آئیں۔ایک گھنٹہ سے زائد اسلام کے تعارف پر باتیں ہوتی رہیں۔مسجد دیکھی مسجد میں نمائش دیکھی۔جماعت کے متعلق تعارفی لٹریچر لیا۔

جب خاکسار نے حضور کی کتاب Revelation Rationality Knowledge & Truth دکھائی تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ میں لے سکتی ہوں اور پڑھ سکتی ہوں۔چنانچہ انہیں یہ

عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنے بھی انٹرویوز دیئے یا پریس میں بیانات دیئے وہ بالکل ان عقائد اور خیالات کے برعکس تھے جو آج تک وہ اختیار کئے ہوئے تھے۔اب مسلمانوں کے علماء اور لیڈر یہ کہنے لگ گئے کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔اور یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔نہ ہی اسلام میں ایسا جہاد ہے گویا اب جہاد کی وہی تعریف ہونے لگی جو آج سے سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی۔اور جہاد کی اس تعریف پر اس وقت اور حال کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے رہے۔(نعوذ باللہ)۔

کتاب بھی دی گئی۔ اسکے علاوہ انہوں نے خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کیلئے بلایا۔ خاکسار 70 احباب کے ساتھ انکے چرچ میں گیا۔ اسلام کے تعارف پر تقریر سے قبل Rev Elizebth نے اسلام کا تعارف کرایا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے ایک اقتباس جس میں نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اخلاص کے بارے میں تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور پھر بہت عمدہ ماحول میں سوال و جواب ہوئے۔ الحمد للہ قریباً 120 افراد چرچ والوں کے تھے۔

7. واشنگٹن میں ایک چرچ " St. Stephen Church" والوں نے بلایا۔ یہاں پر Anti War Organising میٹنگ تھی۔ 70-60 کے قریب لوگ تھے۔ ہمارے ساتھ بھی چار احمدی تھے۔ ہمارا تعارف ہوا۔ اور پھر اسلام نے امن کے بارے میں جو تعلیم دی ہے اسکو پیش کرنے کا موقع ملا۔ ایک شامی عرب خاتون جو کہ ریڈیو چلاتی ہیں نیویارک میں انہوں نے تفصیلی انٹرویو بھی لیا اور اسے نشر بھی کیا۔

8. Colesville Presbyterian Church نے بھی امن کیلئے دعا کیلئے چرچ میں بلایا۔ خاکسار دو دوستوں کے ساتھ گیا۔ خاکسار نے تقریر کی اور اسلام میں دعا کی قبولیت کا مسئلہ بھی واضح کیا کہ تعصب سے پاک ہو کر دعا کی جائے تب اللہ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔ اس بات کو حاضرین نے بہت پسند کیا خاکسار نے تقریر میں دعا کیلئے سورۃ فاتحہ اور ربّنا اٰتنا والی دعائیں پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ قریباً 45 لوگ شامل ہوئے۔

9. ایک اور چرچ نے ایک ہائی اسکول میں Interfaith Peace Prayer کا اہتمام کیا اور خاکسار کو بھی دعوت دی۔ جسمیں دیگر مذاہب کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ خاکسار نے یہاں پر بھی امن کی تعلیم اور دعا کے فلسفہ کو بیان کر کے، سورۃ فاتحہ اور دیگر دعائیں پڑھ کر ان کا ترجمہ پیش کیا۔ اس مجلس میں خاکسار کے ساتھ جماعت کے 15 احباب تشریف لے گئے تھے۔ یہاں پر بھی ایک اندازہ کے مطابق 150 سے زائد حاضری تھی۔

اس چرچ والوں نے دیگر مسلمانوں کو بھی اسمیں شرکت کی دعوت دی تھی مگر کوئی نہیں آیا۔

10. " Pilgrim Church United Church of Christ " والوں نے بھی خاکسار کو اپنے چرچ میں ''اسلام کا تعارف'' پر تقریر کرنے کیلئے بلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد پروگرام رہا۔ سوال و جواب بڑے اچھے ماحول میں ہوئے۔ اس چرچ کے پادری Mr. Rev. Stephen Anderson اچھے آدمی ہیں۔ کئی دفعہ جمعہ پر حاضر ہوئے۔ رمضان المبارک میں ہماری افطاری میں بھی شامل ہوتے رہے۔ حضور انور کے خطبے بھی سنتے رہتے ہیں۔ 11 ستمبر کے بعد ہمارے جتنے فنکشن مسجد بیت الرحمٰن میں ہوئے رہے سب میں شامل ہوئے ہیں۔ 2 مواقع پر تقریر بھی کی اور اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے مسجد بیت الرحمٰن میں سالانہ دعا کا پروگرام

11. کونٹی ایگزیکٹو کے نمائندہ نے خاکسار کو فون کیا کہ ہم اپنی ساتویں سالانہ دعائیہ کانفرنس مسجد بیت الرحمٰن میں کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کا اہتمام انہوں نے خود کیا۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنی کتب سے دعائیہ کلمات پڑھے۔ خاکسار نے سب سے پہلے خوش آمدید کرنے کے ساتھ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ یہ پروگرام سب نے بہت پسند کیا۔ اس موقع پر تقریباً 250 اراکین لوگ شامل ہوئے۔ ایک نزدیکی مقامی اسکول کے 60 کے قریب بچوں نے بھی شرکت کی اور ملکی ترانہ پیش کیا مسجد میں نمائش بھی سب نے دیکھی اور اچھے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوئی۔

منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو Mr. Dugles M. Duncan اور انکے نمائندوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور جماعت کی اس فراخدلانہ ضیافت پر بہت متاثر ہوئے انہیں قرآن مجید کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

12. مسجد بیت الرحمٰن کی ہمسائیگی میں قریباً 1.5 میل کے فاصلہ پر مسلم کمیونٹی سینٹر بھی ہے جسے M.C.C کہتے ہیں ان کے صدر جناب صابر رحمان صاحب نے جن کا ذکر پہلے بھی کر چکا ہوں فون پر دعوت دی کہ کل ہمارے سینٹر میں میری لینڈ اسٹیٹ کی لیفٹیننٹ گورنر تشریف لا رہی ہیں۔ اس موقعہ پر آپ بھی آئیں۔ اور اپنے ساتھ پانچ دوست بھی مزید لائیں چنانچہ لیفٹننٹ گورنر سے ملاقات کا موقع ملا۔ خاکسار نے انہیں احمدیہ گزٹ اور مسجد بیت الرحمٰن کا بروشر پیش کیا۔ اسکے بعد گورنر کے آفس کے اعلیٰ عہدیداروں اور افسران سے گفتگو اور تعارف کا موقع ملا۔

Welcome ایڈریس میں مسٹر صابر رحمٰن صاحب نے تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر مسلمانوں کی دیگر مذہبی تنظیمیں بھی موجود ہیں اور ان کے لیڈر بھی چنانچہ جماعت احمدیہ کا نام بھی لیا گیا اس موقع پر دیگر مسلمانوں کے نمائندگان سے ملاقات کا موقع ملا۔

Presbyterian Church میں دوسری مرتبہ گیا۔ انہوں نے تقریر کا عنوان دیا " Under Standing Islam Today " چنانچہ خاکسار جماعت کے دوستوں کے ساتھ وہاں گیا۔ خاکسار نے 20 منٹ تقریر کی۔ سوال و جواب ہوئے۔ خاکسار نے پادری کو قرآن مجید کا تحفہ دیا اور احمدی کتب بھی پیش کیں۔ اس موقع پر 22 احباب تھے۔

14. اسی چرچ کے پادری نے علاقہ کے دیگر مذہبی رہنماؤں کو بھی اپنی چرچ میں بلایا۔ خاکسار کے علاوہ 4 اور مذہبی لیڈر بھی شامل ہوئے جو سب کے سب عیسائیت کے مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے اور ہر ایک نے اپنے مذہب اور فرقہ کا تعارف کرایا۔

ان کے ساتھ دوسری میٹنگ مسجد بیت الرحمٰن میں ہوئی۔ اپنی مسجد دکھانے کے علاوہ نمائش بھی دکھائی گئی۔ بہترین لنچ پیش کیا گیا اور پھر مختلف موضوعات پر ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی جس میں اسلام میں عورت کا مقام خاص طور پر زیر بحث لایا گیا۔ باقی پادریوں نے بھی مختلف سوالات کئے۔ جب خاکسار نے یہ تجویز دی کہ اگلے ایجنڈے میں ''عورت کا مقام'' پر ہی گفتگو کی جائے اور ہر فرقہ اور مذہب اپنی اپنی کتاب سے ثابت کرے کہ عورت کا کیا مقام ہے۔ لیکن کوئی بھی اس بات پر رضامند نہ ہوا نہ صرف یہ بلکہ یہ تاثر دیا کہ اگر ہم نے یہ موضوع رکھ لیا تو ہمارے لئے چرچ میں مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ ان سب کو اسلامی اصول کی فلاسفی بھی دی گئی۔ ان کے ساتھ تیسری میٹنگ بھی حال ہی میں ہو چکی ہے۔

15. مسجد بیت الرحمٰن سے 45 میل دور ایک مڈل اسکول ہے انہوں نے بھی اسلام پر تعارف کیلئے بلایا چنانچہ دو کلاسیں لی گئیں اور بہت عمدہ سوال و جواب ہوئے۔ بچوں کی تعداد 35 تھی۔ سب کو اسلام کے بارے لٹریچر اور مسجد بیت الرحمٰن کی تصویر بھی تحفۃً دی گئی۔

16. گورنر آف میری لینڈ کے آفس سے ایک دعوت نامہ ملا جس میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کیلئے ایک سیمینار کرنا تھا جس میں جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار میری لینڈ کے دو مخلص دوستوں امجد چودھری صاحب اور اقبال خان صاحب کے ساتھ اس سیمینار میں شامل ہونے کیلئے گیا۔

اس سیمینار کو منعقد کرانے کیلئے جو کمشنر مقرر ہوئے تھے انکو جب خاکسار ملا اور اپنا کارڈ پیش کیا تو پڑھ کر فوراً چونکے احمدیہ احمدیہ کو تو میں جانتا ہوں میں نے پوچھا وہ کیسے تو کہنے لگے سیرالیون مغربی افریقہ میں ماٹاٹو کا علاقہ میں تھا وہاں کے پیراماؤنٹ چیف احمدی تھے میں نے بتایا کہ میں اس علاقہ میں مبلغ رہا ہوں بس تو پھر انہوں نے خاکسار کے ساتھ دو مرتبہ خوشی کے ساتھ معانقہ کیا۔ انکے ساتھ بہت ہی دوستانہ ماحول میں باتیں ہوئیں۔ انہیں مسجد بیت الرحمٰن بروشر اور احمدیہ گزٹ کی کاپی بھی پیش کی گئی۔ اس سیمینار کے موقع پر 15 افسران سے اور مذہبی لیڈروں سے ملاقات ہوئی۔ جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا نیز لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

17. Pilgrim چرچ والوں کے ساتھ ہمارا رابطہ ہوا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس چرچ کے پادری کو دعوت دی گئی کہ مسجد بیت الرحمٰن آ کر اپنے عقائد کے بارے میں تقریر کریں اور اپنے ساتھ چرچ کے دیگر احباب کو بھی لائیں۔ چنانچہ وہ اپنے 12 دوستوں کے ساتھ تشریف لائے تقریر کی اور ہمارے احباب نے ان سے سوال و جواب کئے۔ ان سب کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔ اب ان کی طرف سے پھر خط ملا ہے انہوں نے اپنے چرچ آنے کی دعوت دی ہے کہ قرآن کریم کے موضوع پر تقریر کریں اور سوال و جواب ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے 20 احباب تک ساتھ لا سکتے ہیں)۔ ان کے پاس جگہ تھوڑی ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ چرچوں میں تقاریر اور اسلام کے بارے میں تعارف کا شروع ہو گیا ہے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

18. مسجد کے ہمسایہ میں ایک اور چرچ ہے۔ اسکے پادری مسجد دیکھنے کیلئے تشریف لائے۔ پون گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔ اچھے ماحول میں گفتگو اور سوال و جواب ہوتے رہے۔ احمدیت اور اسلام کے بارے میں لٹریچر بھی لے کر گئے۔

19. لیفٹیننٹ گورنر کے آفس سے چار افسران اعلیٰ کو خاکسار نے مسجد بیت الرحمٰن دیکھنے کی دعوت دی چنانچہ یہ افسران تشریف لائے۔ مسجد اور نمائش دکھائی گئی ضیافت کی گئی۔ انکے ساتھ ایک گھنٹہ سے زائد ملاقات رہی۔ دلچسپ گفتگو کے علاوہ سوال و جواب و لٹریچر بھی لے کر گئے۔ انہوں نے ہمارا M.T.A کا ارتھ سٹیشن بھی دیکھا اور بہت متاثر ہوئے۔ اس مجلس میں مکرم صدر جماعت میری لینڈ ڈاکٹر لئیق احمد اور مکرم امجد چودھری بھی شامل تھے۔

20. ان پروگراموں کے علاوہ کونٹی کی طرف سے جو مزید پروگراموں میں شامل رہنے کا موقع ملا۔ ان میٹنگ میں زیادہ تر علاقہ کے مذہبی نمائندے، سیاسی نمائندے اور کونٹی ورکرز شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے وفد کو دیکھتے ہی وہ خود تعارف کرانے لگ گئے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے نمائندے بھی یہاں آئے ہوئے ہیں اور ان کے نمائندے یہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ الحمد للہ۔

21. ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ اسلام کے بارہ میں جب عوام میں دلچسپی بڑھی اور انہوں نے مساجد اور اسلامک سینٹر میں آنا شروع

کیا اور افہام تفہیم کا سلسلہ چل نکلا تو فوراً ہی پریس اور میڈیا نے اسلام کے بارہ میں منفی پروپیگنڈا کرنا شروع کردیا۔ مختلف پادریوں نے T.V پر اسلام کے خلاف تقریریں کرنی شروع کردیں اب تو یوں لگتا ہے کہ باقاعدہ ایک پلاننگ کے ساتھ اسلام پر حملہ ہورہا ہے۔ یہاں لوکل اخبارات میں بھی اسلام کے خلاف زہر اگلا جانے لگا اور Letter To Editor میں بھی مختلف یہودیوں، عیسائیوں نے اعتراضات لکھ کر شائع کرنے شروع کردے۔ ہماری کونٹی کا ایک اخبار منٹگمری جرنل میں یہ مضامین شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان خطوط اور مضامین کا نوٹس لیا گیا۔ قریباً ہر ایک کا جواب دیا گیا۔ خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر حملہ تھا کہ آپ نے خود ہی اسلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا۔ یہودی قبائل کو جلا وطن اور قتل کیا وغیرہ۔ نیز اسلام میں عورت کی کچھ حیثیت نہیں ہے۔ اس قسم کے مختلف اعتراضات تھے تو خدا کے فضل سے انکا شافی جواب لکھ کر اخبارات کو بھجوایا گیا۔ اخبارات نے ہمارا نقطہ نظر بھی بیان کیا۔ لیکن کاٹ چھانٹ کر وہ بھی مکمل نہیں۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اس اخبار میں کوئی اعتراض والا خط شائع نہیں ہوا۔ اور خطوط کے جواب لکھنے میں خاکسار کی مدد مکرم مشنری مختار احمد چیمہ صاحب، مکرم ڈاکٹر خالد عطا صاحب و مکرم ڈاکٹر عرفان احمد صاحب نے کی۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

22. لوگوں کی اسلام میں دلچسپی تھی۔ اس موضوع پر لٹریچر بھی تیار کرنا تھا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مکرم مختار احمد چیمہ صاحب اور خاکسار نے ایک پمفلٹ " Islam The Religion Of Peace & Tolerance " لکھ کر 10 ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً سارا نکل چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسی پمفلٹ کو خطوط والے حصہ میں لوکل دو اخباروں منٹگمری جرنل اور گزٹ میں بھی خاکسا نے خط کی شکل میں شائع کردیا۔ اس طرح یہ قریباً 50000 گھروں میں پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

23. جس یہودی ربائی کا ذکر خاکسار پہلے کرچکا ہے اس نے اپنے ایک اسکول کی پرنسپل کو نام اور کارڈ بھی دیا۔ چنانچہ اس اسکول کی پرنسپل نے خاکسار کو اپنی سنڈے کلاس کے بچوں کو لے کر ان کو وزٹ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار 30 بچوں اور 14 اساتذہ اور دو خدام کے ساتھ انکے اسکول میں گئے۔ انہوں نے ہماری سب کی ضیافت کی۔ پھر ایک پروگرام منعقد کیا جس میں عہد نامہ قدیم کے بارہ میں ان کی ایک بچی نے تقریر کی۔

مجھے انہوں نے اسلام کے تعارف کے اور عہد اسلام میں مہمان نوازی کے بارہ میں تعلیم پر بھی کہنے کی درخواست کی تھی۔ خاکسار نے احادیث کی روشنی میں مہمان نوازی کے واقعات سنائے جس کا بچوں اور بڑوں پر اچھا اثر ہوا۔ پرنسپل سمیت پانچ لوگوں کو مسجد بیت الرحمٰن کے بروشر اور پمفلٹ دئے گئے۔ سب بچوں کو ٹافیوں کا ایک ایک پیکٹ بھی دیا گیا۔ اب ان کے بچے اور اساتذہ ہماری مسجد دیکھنے آرہے ہیں۔

24. لوگوں میں اسلام کے بارہ میں ابھی بہت منفی خیالات پائے جاتے ہیں اور پریس و میڈیا اسمیں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک اور پروگرام ترتیب دیا ہیکہ کم از کم ایک بار مسجد بیت الرحمٰن میں سوال و جواب کی مجلس لگا کرے۔ جس میں ہمسایوں، دوستوں اور چرچ کے لوگوں کو دعوت دی جائے جو کہ مسجد آئیں اور سوال و جواب کریں۔ چنانچہ ہم نے ایک بڑا بینر اس دعوت کا بنوا کر مسجد کے باہر لگا دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 13 غیر از جماعت اور غیر مسلم اس پہلی میٹنگ میں شامل ہوئے۔ ایک گھنٹہ تک پروگرام رہا۔ سوالوں کا جواب دینے میں مکرم برادر اسلام صاحب مشنری بالٹی مور، مکرم خالد عطاء صاحب میری لینڈ اور ہمارے نیشنل جنرل سیکرٹری ملک مسعود راجہ صاحب نے خاکسار کی مدد کی۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء۔

ان 13 احباب میں تھائی لینڈ کی ایک فیملی، ایک امریکن فیملی، ایک وائٹ امریکن فیملی، ایک چرچ کا نمائندہ اور دو پاکستانی جن میں ایک ڈاکٹر تھے تشریف لائے۔ پاکستانی ڈاکٹر بہت متاثر تھے اور دوبارہ اپنے ساتھ اگلی میٹنگ میں امریکن دوستوں کو میٹنگ میں لانے کا وعدہ کر گئے ہیں۔ خاکسار نے میٹنگ کے شروع میں اس کا مقصد اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور ایک سوال کے جواب میں جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمان فرقوں میں جو اختلاف ہے اسکو بھی بیان کیا۔

25. لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ کے آفس کی طرف سے ایک افسر نے فون کیا اور خاکسار کو لیفٹیننٹ گورنر کے ساتھ ایک میٹنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ قریباً 150 افراد تھے جن میں حکومتی نمائندے، گورنر کی پارٹی کے اعلیٰ عہدیداران، مذہبی نمائندے شامل تھے۔ یہاں پر بھی انفرادی طور پر لوگوں کے ساتھ معلومات اور تعارف کا موقع ملا۔ گورنر کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی اور انہیں اسی کے قبل مسجد بیت الرحمٰن کا بروشر اور احمدیہ گزٹ پیش کیا گیا تھا۔

11 ستمبر کے سانحہ کے بعد مختلف لوگوں کے ساتھ، اداروں کے ساتھ، مذہبی لیڈروں کے ساتھ، حکومتی سطح پر ان کے نمائندوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے رابطہ ہوا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

سانحہ کے بعد شر پسند عناصر اور سخت جنونی قسم کے لوگوں نے فون پر دھمکیاں دیں لیکن یہ صرف برائے نام ہے اور ایک قدرتی رد عمل ہے کیونکہ بار بار مسلمانوں کا نام T.V اور اخبارات میں آرہا تھا۔ اسکے برعکس رابطے اور نتائج خوش کن ہیں۔

اس سلسلہ میں مقامی پولیس اور حکومتی اداروں کی کارکردگی اور تعاون بھی مثالی تھا۔ جونہی ملک میں مسلمانوں کی چند مساجد کا گھیراؤ اور نقصان کے بارے میں خبریں ملیں مقامی پولیس ہر جگہ مساجد کی حفاظت کی خاطر پہنچ گئی۔ اور ہر ممکن تعاون کیا۔ اس کے علاوہ دیگر عوام نے بھی بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا لوگ مسجد پھول لے کر آتے رہے۔ کئی لوگوں نے ہمدردی کے کارڈز ہمیں بھجوائے۔ کئی لوگوں نے خط لکھے اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔

مسجد کے ہمسایہ کے ایک چرچ کے پادری خود تشریف لائے اور کہا کہ اگر آپکو خواتین اور بچیوں کو کچھ پرابلم ہے۔ ٹرانسپورٹ نہیں ہے جاب پر جانے کا مسئلہ ہے تو ہمیں بتائیں ہم ہر ممکن مدد کریں گے۔ ایک چرچ سے چند نوجوان ایک بڑا پوسٹر بنا کر لائے اس پر دعائیں لکھی ہوئی تھیں۔ اس چرچ کے لوگوں نے ایک 18 افراد کی فہرست دی اس فہرست پر نام پتے اور فون نمبرز لکھے تھے یہ لوگ آپ کی خدمت کیلئے موجود ہوں گے۔ آپ انہیں فون کر کے بلا سکتے ہیں۔ یہ کردار بھی عظیم کردار ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کا پیغام سب تک پہنچانے کی توفیق دے، نوع انسان کی خدمت کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے اور محمد ﷺ کا نام بلند کرنے کی توفیق دے اور مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی شناخت کی لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

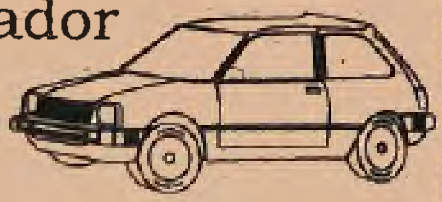

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

✆ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

تباہی کے گڑھوں میں گرتی دنیا — آخر حل کیا ہے؟

.........مکرم محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان.........

اکناف عالم پر نظر دوڑانے سے جو تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے وہ نہایت مہیب اور خوفناک ہے دنیا کے بعض حصوں میں آئے دن ایسے ایسے دلدوز اور روح فرسا واقعات رونما ہو رہے ہیں جن سے بین الاقوامی طور پر شدید بے چینی کی لہر پائی جاتی ہے اور بین الاقوامی طور پر ان واقعات کی شدید مذمت بھی کی جاتی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک سانحہ ابھی دلوں میں تازہ ہی ہوتا ہے کہ دفعتاً ایک اور سانحہ دنیا کے کسی نہ کسی خطے میں رونما ہوتا جا ہے۔

اقوام متحدہ کی ذمہ داری

اقوام متحدہ کا ادارہ محض اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن وسلامتی اور فلاح و بہبود کے امور احسن رنگ میں انجام پا سکیں۔ ان اداروں کے سپرد جو کام کئے گئے تھے اور جو مطمح نظر اسکے پیچھے مضمر تھا وہ کام اب تک کہاں تک پایۂ تکمیل کو پہنچے ہیں اور ان اداروں کا رول کس قسم کا رہا ہے اس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اگر عدالت عظمیٰ میں ہی ممبروں میں آپس میں اتفاق نہ ہو اور وہ بحیثیت منصف اپنے فرائض کما حقہ سرانجام نہ دے سکیں تو ایسی عدالت سے مزید کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دنیا کے کئی پیچیدہ اور سنگین مسائل کو اب تک حل نہیں کیا ہے۔ بلکہ یہ اہم مسائل فائلوں میں بند پڑے ہیں۔ باوجود اس کے کہ عدالت عالیہ کے سامنے یہ مسائل پیش بھی ہوئے لیکن کوئی منصفانہ فیصلہ صادر نہ ہوسکا آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ غیر جانبدار ہو کر بلا لحاظ مذہب وملت انصاف کے ترازو کو قائم رکھنا ان اداروں کے بس کی بات نہیں۔

جہاں تک کسی ملک کے اپنے دفاع اور سلامتی کے تحفظ کا سوال ہے تو ہر ملک اس کے لئے دفاعی تدابیر کرتا رہتا ہے اس ضمن میں بہت سے ممالک ایسے ہیں جو کہ اسلحہ سازی کی دوڑ میں آگے سے آگے قدم بڑھا رہے ہیں لہذا جان بوجھ کر کسی خاص ملک کو نشانہ بنانا اور اسے دھمکیاں دینا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ہاں اگر عراق حقیقت میں مہلک ہتھیار بنا رہا ہے اور اس کے ارادے خطرناک ہیں اور نوع انسان کو اس سے خطرہ لاحق ہے تو اس سلسلے میں ان دونوں اداروں کا فرض بنتا ہے کہ وہ دنیا کے سامنے پورے ثبوت وشواہد کے ساتھ پیش کرے اور پھر اس پر پورا غور و خوض کیا جائے پہلے اسے موقع بہم پہنچایا جائے کہ وہ ایسی حرکت سے باز آجائے ایسا نہ کرنے پر پھر طاقت کے ذریعہ بھی اس ملک کو روکا جاسکتا ہے۔ لیکن اب دنیا بیدار ہو چکی ہے اور عوام الناس بخوبی جانتے ہیں کہ امریکہ کی کیا پالیسی رہی ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔

دوہرا معیار کیوں

یہ بات واضح ہے کہ سپر پاور طاقتیں دوہرا معیار اپناتی نظر آتی ہیں۔ حالانکہ سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کے منشور میں یہ باتیں درج ہیں کہ قواعد وضوابط اور اصولوں کے پیش نظر ہی بین الاقوامی مسائل حل کئے جائیں گے اور کسی قسم کا امتیاز نہیں کیا جائے گا۔ غریب امیر چھوٹے بڑے غرضیکہ سبھی قوموں اور ملکوں سے یکساں سلوک کیا جائے۔

جس طرح ایک ڈاکٹر مریضوں کا جائزہ لیتا ہے اور پھر بیماری کی اصل جڑ کو پکڑ کر نسخہ تجویز کرتا ہے اور اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد بیمار ٹھیک ہو خواہ کسی قوم کا ہی کیوں نہ ہو اسی طرح ان اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جب بھی کوئی عالمی مسئلہ زیر بحث ہو تو انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں اگر وہ ایسا کرتے یا کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ بات یقینی ہے کہ عوام الناس اور دیگر ممالک میں یہ دونوں ادارے قدر کی نگاہ سے دیکھے جائیں گے اور ان کی عزت وتکریم کی جائے گی اور اگر وہ عدل کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں گے تو دنیا والے بھی اس کو تسلیم کریں گے لیکن اب تک ایسا نہ ہوا ہے نہ ہونے کا امکان ہے کیونکہ دنیاوی حکومتیں خواہ وہ کتنی ہی انصاف پسند کیوں نہ ہوں وہ نہ حقیقی امن اور سلامتی قائم کرسکتی ہیں اور نہ وہ بلا امتیاز یکساں سلوک کرسکتی ہیں۔ ان کی پوری کوشش ہے کہ وہ ساری دنیا پہ اس رنگ میں چھا جائیں کہ وہ جو چاہیں کرلیں اور باقی سب بلا چوں وچرا ان کی ہر بات کو تسلیم کرتے چلے جائیں جو کہ کسی بھی ملک کو قابل قبول نہ ہے نہ ہوگی۔

11 ستمبر کا ہولناک واقعہ

11 ستمبر کا جو ہولناک واقعہ دنیا کی تاریخ میں رونما ہوا جس کی آڑ میں خاص طور پر امریکہ کو یہ موقع مل گیا ہے کہ وہ اس قسم کی دہشت گردی کا قلع قمع کرنا چاہتا ہے۔ ہم اس سانحہ کی شدید مذمت پہلے بھی کر چکے ہیں اور آج بھی کرتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ معلوم نہ ہوسکا کہ آخر اس واقعہ کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا اور کیسے اس کو سرانجام دیا گیا۔ اگرچہ لاکھوں ڈالر انعام بھی رکھا گیا ہے لیکن ابھی تک اصلی حقیقت کیا ہے اور پس پردہ کون سے عوامل کارفرما تھے یہ راز پوشیدہ ہی ہے۔ لیکن امریکہ کو پورا پورا یہ موقع مل گیا کہ اس نے بین الاقوامی برادری کے سامنے واویلا مچایا کہ امریکہ اس کا بدلہ لے کر رہے گا۔ چنانچہ اسی آڑ میں افغانستان کا سانحہ ہوا۔ امریکہ اور برطانیہ نے ملکر وہاں بمباری کی اور ہزاروں لوگ مارے گئے اور عربوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور کئی گاؤں اور شہروں کو تہس نہس کیا گیا اور اسامہ بن لادن اور ملا عمر کو پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن آخر کار آج تک اسامہ بن لادن اور ملا عمر پکڑے نہیں جاسکے۔ امریکہ نے ان دونوں افراد کو پکڑنے یا مردہ کی حالت میں لانے کے لئے لاکھوں امریکی ڈالر کی پیش کش کی تھی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ابھی تک یہ تصدیق نہ ہوسکی کہ یہ دونوں زندہ ہیں یا کسی جگہ بمباری سے مر گئے۔

فلسطینی عوام پر مظالم

تمام دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ چند ماہ سے خاص طور پر اسرائیل نے فلسطین کے لوگوں کو یرغمال بنا کے رکھا ہوا ہے۔ اسرائیل کی فوج اپنی پوری طاقت کے ساتھ فلسطین کے شہروں میں کئی بار اندر گھس آئی اور ان کی عمارتوں اور دفاتر وغیرہ کو توپوں اور راکٹوں کا نشانہ بنایا اور خود فلسطینی ریاست کے صدر یاسر عرفات کو ان کے گھر میں کئی بار محصور کر کے رکھ دیا۔ ہزاروں معصوم افراد جن میں جوان، بوڑھے، بچے، عورتیں سب شامل ہیں کو ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔

یہاں یہ بات واضح کردینا ضروری ہے کہ آخرکار اسرائیل کس کے مل بوتے پر ناچ رہا ہے اور معصوم فلسطینی عوام کو مظالم کا شکار بنا رہا ہے اور کھلم کھلا دہشت گردی میں ملوث ہے۔ اور بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑا رہا ہے یہاں تک کہ یو این او اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ اسرائیل کے پیچھے امریکہ ہے اور امریکہ اسرائیل کا پورا پورا ساتھ دے رہا ہے۔ اسرائیل کو جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے امریکہ اس ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اگرچہ دنیا کو دکھانے کے لئے امریکہ نے کئی بار اسرائیل پر دباؤ ڈالا ہے اور اپنے کئی مشیر اسرائیل میں اس تنازعہ کے سلسلے میں بھیجے ہیں لیکن عارضی طور پر بات چیت چلنے کے بعد پھر گفتگو کا سلسلہ بند ہوا ہے اور کسی نہ کسی بہانے سے اسرائیل نے اپنی فوجی کاروائی کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی جواز پیدا کیا ہے۔ اور دوبارہ فلسطینی عوام پر مظالم شروع کردئے ہیں۔ یہ کھیل کئی سالوں سے جاری ہے۔ وقتی طور پر اسرائیل اپنی فوج کو فلسطین سے نکالنا شروع کردیتا ہے اور اسکے بعد پھر اپنی فوج داخل کردیتا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا ہے جس دن فلسطین میں معصوم لوگوں کا جنازہ نہیں نکلتا ہو اور وہاں کے بچوں اور عورتوں کو روتے چلاتے اور آنسو بہاتے ساری دنیا نہ دیکھتی ہو۔ کتنے خاندانوں کو اسرائیل نے اجاڑ کر رکھ دیا کتنے لوگوں کو بے گھر کر کے رکھ دیا اور کتنے بچے یتیم اور کتنی عورتیں بیوہ ہو کر رہ گئی ہیں۔ دنیا کی تمام مسلم اور انصاف پسند ریاستیں اگر چاہیں تو اسرائیل کو کسی بھی صورت میں فلسطین عوام پر مظالم ڈھانے سے روک سکتی ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ خود مسلم ممالک بھی مفاد پرست ہیں۔ اپنے مفاد کے پیش نظر مظلوم مسلم ریاست کی حمایت میں کھل کر اس لئے سامنے نہیں آتے کہ انہیں ڈر ہے کہ امریکہ یا برطانیہ سے تعلقات خراب نہ ہو جائیں۔ حالانکہ خدا نے انہیں تیل کی عظیم نعمت سے نوازا ہے وہ محض انسانیت اور انصاف کے ناطے سے ہی فلسطینی عوام کی اگر کھل کر مدد کرتے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے اور اجتماعی رنگ میں بات کرتے تو ضرور اس کا اثر پڑتا۔ لیکن بدقسمتی سے ان میں خود پھوٹ پڑی ہوئی ہے اس لئے اسرائیل اور امریکہ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اگر یہ ایک ہو جائیں اور ایک ہو کر اسلامی تعلیم کی روشنی میں بات کریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ مثبت نتیجہ نہ نکلے۔

عراق کا مسئلہ اور امریکی پالیسی

آج سے گیارہ سال قبل جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق پر ایک زبردست حملہ کیا اور شدید بمباری کر کے لاکھوں لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ہزاروں بچے یتیم ہوئے ہزاروں عورتیں بیوہ ہو گئیں اور ہزاروں لوگ مختلف بیماریوں کے شکار ہو گئے اربوں روپے کی جائیدادیں اور تجارتی ادارے تہس نہس ہو گئے قیمتی ساز وسامان خاکستر ہو گیا عراق کو اقتصادی لحاظ سے کمزور بنایا گیا خوردنی اشیاء اور معصوم بچوں کو خوراک اور ادویات اور دیگر زندگی کے ضروری اشیاء سے محروم رکھا گیا اور یہ پابندی متواتر گیارہ سال جاری رکھی گئی اور اب اس وقت جبکہ امریکہ نے افغانستان پاکستان اور دیگر کئی ممالک میں اپنے فوجی اڈے قائم کر لئے ہیں اس کی پوری کوشش ہے کہ کسی بھی بہانے سے جواز پیدا کر کے عراق کو ایک بار پھر حملہ کا نشانہ بنایا جائے اور اس پر جنگ مسلط کی جائے لیکن اس دفعہ باوجود اس کے کہ اس نے تمام ہتھکنڈے استعمال کئے اور بار بار روس فرانس جرمن چین اور دیگر کئی ممالک میں اپنی مشیر عراق کے خلاف جنگ مسلط کرنے کے لئے بھجوائے اور یو این او اور سلامتی کونسل میں بھی اس مسئلہ کو بار بار اٹھایا مگر اب تک اسے کامیابی نہ مل سکی تاہم برطانیہ اور امریکہ اس بات پر بضد ہیں کہ عراق دنیا کے لئے خطرہ بن رہا ہے اور وہ مہلک ہتھیار بنا رہا ہے لہذا ضروری ہے کہ عراقی حکومت کو اقتدار سے ہٹایا جائے یہاں یہ بات بھی سوچنے والی ہے کہ کیا امریکہ کو صرف ایک ہی ملک عراق ہی آنکھ میں کیوں کھٹکتا ہے اسرائیل مخفی طور پر کیا کچھ بنا رہا ہے اور وہ کیا کاروائیاں فلسطین کے خلاف کر رہا ہے اسے نظر انداز کیوں کیا جا رہا ہے۔ دنیا اس پر کیوں غور وخوض نہیں کرتی۔

عراقی عوام کا فیصلہ

جہاں تک عراقی اقتدار کا سوال ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ عراقی عوام باوجود اس کے کہ صدر صدام حسین کے دور میں انہیں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ عراقی عوام کو اپنے قریبی رشتہ داروں سے جدا ہونا پڑا گیارہ سال سے وہ مسلسل بین الاقوامی پابندی جھیل رہے ہیں اسی طرح صدر صدام حسین کی قیادت میں شدید جنگ کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے لیکن اس کے باوجود عراقی عوام نے ہمیشہ صدام حسین کا ہی ساتھ دیا ہے اور حال ہی میں جو ریفرنڈم کرایا گیا اس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صدام حسین صاحب عراقی عوام میں کتنے مقبول اور پسندیدہ ہیں پس کسی غیر ملک کا کیا حق بنتا ہے کہ وہ صدام حسین کو اقتدار سے ہٹائے۔

اس وقت بھی دنیا میں اونچ نیچ کالے گورے امیر غریب چھوٹے بڑے کا امتیاز موجود ہے اور یونائیٹڈ نیشنز اس فرق کو اب تک دور نہ کرسکی لیکن ہم ببانگ دہل یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج سے چودہ سو سال قبل عرب میں خدا کے ایک مرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرق کو مٹا کے رکھ دیا تھا اور بلا امتیاز تمام قوموں اور قبیلوں کے ساتھ یکساں سلوک فرمایا جس کا ذکر غیروں نے بھی برملا طور پر کیا ہے۔ آپؐ کے بعد خلفاء راشدین نے بھی حضرت محمد ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے انصاف کو جاری رکھا اور آج بھی اس سنت کو خدا نے پھر ایک بار زندہ کیا اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا کے نقش قدم پر چلکر انصاف کو قائم کیا۔

جب تک دنیا اس حکم وعدل کی طرف نہیں لوٹتی بے چینیاں برقرار رہیں گی۔ ☆☆☆

بقیہ صفحہ :: (16)

کے بغیر کام چلنا ناممکن ہے۔ جب آپ ہی جیسے حضرات اس سے پہلوتہی فرمائیں گے تو پھر اسلام کا خدا ہی حافظ ہے۔ جناب جد امجد قبلہ عالم کا کام تو آپ حضرات کے گوش گزار کردینا ہے اب جناب کو اختیار ہے اس فرض کو ادا کیجئے یا نہیں۔ جناب قبلہ عالم کا کرامت نامہ بھی ملفوف ہذا ہے۔ ختم نبوت کے بارے میں ادھر سے کافی بحث لکھی جاچکی ہے مگر ابھی ادھر سے ایک کتاب حقیقت ختم نبوت لکھی گئی جس کے دو حصے ہیں۔ مگر قادیانی ہمکو نہیں دیتے جو رسائل جناب کے ملاحظہ کے لئے بھیجے گئے ہیں اگر ان میں کوئی بات آپ کے خیال میں پسندیدہ ہو تو اس سے ضرور عزت افزائی فرمادیں۔ اور یہ بھی تحریر فرمایئے کہ ان میں کون سا رسالہ زیادہ مفید ہے۔

امید قوی ہے کہ اسکے جواب باصواب سے عزت افزائی فرمائیں گے۔ والسلام الامداد بابت صفر 1336ھ

جلسہ سالانہ قادیان اور علماء سو کا کردار

﴿مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج ہریانہ﴾

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر اس عظیم الشان روحانی اجتماع یعنی جلسہ سالانہ قادیان کو منعقد کرنے کی تیاریوں میں حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائی ۔ لاکھوں پروانہ احمدیت کے دلوں سے اس روحانی اجتماع کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

آج کے نام نہاد علماء جن کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ زمانہ کی بدترین مخلوق میں سے ہوں گے سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں کہ احمدیت کے پروانے اپنی روحانی پیاس بجھانے کیلئے قادیان کی مقدس سرزمین تک نہ پہنچ سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو ناکام و نامراد کیا۔ اور ان کی دُعاؤں کو جو انہوں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے خلاف کیں لعنت کی شکل میں انہی کے منہ پر ماریں۔ اور برابر ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہی سلوک جاری و ساری ہے۔ مگر خدا جانے یہ لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں ہر بار ناکامیوں و نامرادیوں کا منہ دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی درس عبرت نہیں حاصل کرتے۔ سچ ہے شیطان نے کہا تھا کہ میں ابن آدم کو گمراہ کرنے کا ہر حیلہ اپناؤں گا۔ چنانچہ یہ شیطان صفت ملا اپنے عہد کے مطابق زور شور سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جب بھی جلسہ سالانہ قادیان قریب آتا ہے ہندوستان کے بعض مدرسوں پر تالے پڑ جاتے ہیں اور تمام اساتذہ اور طلباء کو اس امر پر مامور کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی حق کا متلاشی سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل کے قائم کئے ہوئے روحانی اجتماع میں شمولیت نہ کر سکے۔ اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس سال بھی جوں جوں جلسہ سالانہ کی تاریخیں قریب آرہی ہیں ان مولویوں کی رگوں میں خون کی رفتار تیز ہوگئی ہے۔ اور لوگوں کو روکنے ڈرانے دھمکانے اور بہکانے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ مگر یہ حق کے دشمن اس امر کو بھول جاتے ہیں کہ شیطان سے خدا کا بھی ایک وعدہ تھا اور وہ یہ کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے بندے تمام روکوں کے باوجود دیارِ مسیح محمدی میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ہر سال یہ تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اور انشاء اللہ یہ اسی طرح بڑھتی جائے گی۔ ان مخالفین احمدیت کی حالت پر رحم آتا ہے جو مومن ہونے کے دعویدار ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مومن ہونے کی یہ نشانی بتائی ہے کہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ کہ اگر تم مومن ہو تو تم ناکام نہیں ہو سکتے۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ہر بار ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھتے مگر پھر بھی وہی کام کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"میرے پر ایسی رات کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں اگر چہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اسی کے منہ کی قسم میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں اگر چہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم ملکر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حی قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے لئے آنے کے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم پس سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ 13)

آپ فرماتے ہیں:-

اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خداوند ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 12)

پس ملاؤں کو معلوم ہونا چاہئے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو روکنا ان کے بس کی بات نہیں پس پھر یہ کیوں اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ان کے لئے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی اختیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ ☆☆

ایک بزرگ درویش

محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کا ذکر خیر

﴿از مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب گوجر قادیان﴾

1984ء میں ماہ مارچ میں گاؤں بسرائے میں مقیم ایک گوجر گھرانے کے ڈیرے پر کسی تقریب پر گوجر برادری کا اجتماع تھا۔ اس موقع پر میں بھی اپنی والدہ کے ہمراہ شمولیت کے لئے آیا ہوا تھا اس تقریب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک تبلیغی وفد شامل تھا جس میں مولوی بشیر احمد صاحب خادم مرحوم بھی شامل تھے۔ احمدی بھائیوں کی طرف سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے گوجر بھائیوں کو یہ پیغام دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق چودھویں صدی میں ظاہر ہونے والے امام مہدی علیہ السلام قادیان میں ظہور فرما چکے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید کرتے ہوئے اپنی امت کے ہر فرد کو فرمایا تھا کہ جس کو بھی پتہ چلے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو خواہ اسے کسی قدر دشوار اور مشکل رستوں سے گزر کر جانا پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ خواہ برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹ کر جانا پڑے تب بھی ضرور جائے اور امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں میرا سلام پہنچائے اور ان کی بیعت کرے۔ میری والدہ بھی اس تقریب میں شریک تھیں۔ مجھ پر مولوی بشیر احمد صاحب خادم مرحوم کی تقریر کا بہت اثر ہوا۔ میں نے والدہ سے ذکر کیا کہ احمدی بھائیوں نے بہت اچھی باتیں بتائی ہیں والدہ خود اس گفتگو سے بہت متاثر تھیں۔ چند روز بعد پھر ایک گوجر گھرانہ میں ایسی ہی تقریب تھی ہمیں معلوم ہوا تو ہم واپس گھر نہیں گئے کہ اس دوسری تقریب میں بھی ضرور شامل ہونگے اور احمدی بھائیوں کی باتیں سنیں گے۔ چنانچہ حسب پروگرام ہم نے پھر اس دینی گفتگو پروگرام سنا بعض گوجر بھائیوں نے سوالات بھی کئے اور اس کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ میں اور میری والدہ تبلیغی مجلس میں شرکت کر کے اس امر کے قائل ہو گئے کہ واقعی امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ اور ہم دونوں نے بیعت کر لی۔ بعض اور گوجر بھائیوں نے بھی بیعت کی۔ بیعت کر لینے کے بعد جب ہم ماں بیٹا اپنے گھر کاہنوان گئے اور بڑی خوشی سے اس بات کا ذکر گھر میں کیا تو میرے والد صاحب سخت برہم ہوئے اور میری والدہ پر بہت ناراض ہوئے کہ یہ تو بچہ ہے تم نے کیوں بیعت کر لی اور مسلسل گھر میں والدہ پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے رہتے۔

میرے دل میں ہر وقت قادیان آنے کا شوق انگڑائیاں لیتا رہتا تھا۔ ایک روز میں نے اپنی والدہ سے اس شوق کا اظہار کیا تو والدہ نے مجھے قادیان آنے کی اجازت دے دی اور میں جب کہ میرے والد صاحب کہیں گئے ہوئے تھے والدہ کی اجازت سے قادیان چلا آیا۔ والد صاحب تو مخالف ہی تھے والدہ پر تمام غصہ اتار امگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدیت پر قائم رہیں۔ اور ان کے غصہ اور سختیوں کو سہتی رہیں۔ میں قادیان پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ مضافات قادیان میں تبلیغ کے انچارج حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی تمام سرگزشت سنائی۔ آپ نے سن کر ہمدردی کا اظہار کیا اور مجھے لنگر خانہ مضافات سے پڑھنے کے لئے آئے بچوں کے ساتھ رہائش اور کھانے کی سہولت دے دی۔ چونکہ میری عمر 15 سال تھی چھوٹی کلاسوں میں داخلہ ممکن نہ تھا اور ویسے بھی میں ہندی پنجابی انگریزی سے نابلد تھا صرف اردو پڑھنا لکھنا مجھے آتا تھا۔ اس لئے مجھے دینی تعلیم دینے کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کے سپرد کر دیا گیا میں مولوی صاحب سے دفتر زائرین میں قرآن کریم اور دیگر دینی کتب پڑھتا تھا اور آپ کمال شفقت سے مجھے پڑھاتے اور میری تربیت کا خاص خیال رکھتے۔ آپ پدرانہ شفقت کے ساتھ مجھ پر توجہ فرماتے جس روز زائرین کی کثرت کی وجہ سے دفتر میں پڑھنے کا پورا وقت نہ ملتا تو آپ دفتر کے بعد گھر پر لے جاتے اور وہاں کھانے سے فارغ ہو کر مجھے پڑھاتے۔ بسا اوقات وہ مجھے کھانا بھی اپنے ساتھ کھلایا کرتے۔ چائے پلانے کا تو ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ اب بھی مجھے جب ان کی یاد آتی ہے تو میری عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ اور میں جی بھر کر ان کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔

بعض اوقات میں اجازت لیکر والدہ اور بہن بھائیوں سے ملنے گھر بھی چلا جاتا تھا والد صاحب اگر گھر ہوتے تو ان کی ناراضگی بلکہ مار کٹائی تک سہنا پڑتی اور یہ میرے لئے بہتر ہی ثابت ہوئی کیونکہ ان کے اس رویے سے میرا دل گھر سے اچاٹ ہو جاتا اور میں پھر قادیان کے لئے نکل پڑتا۔

والدہ کی ہمدردی میرے ساتھ رہی۔ وہ میری مالی مدد بھی کرتی رہتی تھیں۔ اسی طرح میں قادیان رہ کر تعلیم حاصل کرتا رہا اور محترم خادم صاحب کی شفقت سے بھی وافر حصہ پاتا رہا۔ مکرم حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب نے بھی مجھ پر بڑی توجہ فرمائی اور قدم قدم پر میری راہ نمائی کرتے رہتے۔ میری والدہ بھی گاہے بگاہے قادیان آتی رہتیں اور حکیم بدرالدین صاحب سے ملتی رہتی تھیں یہ والدہ کو تسلی دلاتے اور میری طرف سے بے فکر رہنے کو کہتے۔ مکرم خادم صاحب بھی والدہ کو بہت تسلی دلاتے۔ دو تین سال کا عرصہ یوں گزر گیا۔ ہائی سکول میں پڑھنے بیس پچیس لڑکے مضافات سے قادیان آئے ہوئے تھے۔ چونکہ مضافات قادیان میں کئی مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی تھیں جنکی تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت تھی۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک کلاس جاری کی گئی جس کا کورس مختصر تھا تا انہیں جلد مضافات کی جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔ شروع میں یہ کلاس مسجد میں ہی لگتی تھی اور طوعی طور پر بلا معاوضہ چند بزرگ انہیں پڑھاتے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب، مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب، مکرم مولوی ظہور احمد صاحب خادم، مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب، مولوی عطاء اللہ خان صاحب پڑھاتے تھے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ وہ خود میدان تبلیغ میں ہندوستان میں کئی مقامات پر فریضہ تبلیغ ادا کر چکے تھے اور ایک کامیاب مبلغ تھے۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا شوق عشق کی حد تک تھا۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی ان کا اکثر بیشتر وقت تبلیغی گفتگو میں گزرتا تھا۔ میرے علاوہ دیگر طلباء سے بھی جو کوئی ان کے پاس آتا آپ بڑی محبت سے اسے بھی وقت دیتے۔ سارا دن کوئی قرآن کریم پڑھنے آرہا ہوتا، کوئی ترجمہ اور بعض دیگر دینی کتب سبقاً آپ سے پڑھتے۔ میں نے خود کئی دینی کتب

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

پاکستان میں دشمنانِ احمدیت نے اپنی کارروائیاں تیز کردیں

دو احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک) پاکستان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ملک بھر میں مذہبی تنظیموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرمیوں میں اضافہ ہورہا ہے اور شر پسند عناصر جماعت احمدیہ کے افراد کی جان و مال کے لئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں دو احمدی مسلمانوں کو شہید کردیا گیا۔

ڈاکٹر رشید احمد صاحب آف رحیم یار خان: تفصیلات کے مطابق مورخہ ۹ نومبر ۲۰۰۲ء کو رحیم یار خان شہر کے ایک احمدی ڈاکٹر رشید احمد صاحب کو دو افراد نے ان کے کلینک میں داخل ہوکر فائرنگ کر کے شدید زخمی کردیا۔ گولی ڈاکٹر صاحب کی ٹھوڑی میں لگ کر گردن کے پیچھے سے نکل گئی جس سے ریڑھ کی ہڈی کے تین مہرے شدید زخمی ہوئے اور ڈاکٹر صاحب کے جسم کا نچلہ حصہ مفلوج ہوگیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب چند دن بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۱۵ نومبر ۲۰۰۲ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب پر حملہ کرنے والوں میں سے ایک کو مکرم ڈاکٹر صاحب کے بھائی اور بھتیجے نے موقع پر ہی پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا تھا۔ مجرم نے بتایا کہ اس نے پیسوں کے لالچ میں ڈاکٹر صاحب کی جان لی ہے۔ پولیس نے اس کے ایک ساتھی کو بھی گرفتار کرلیا ہے۔ دونوں کے بیان کے مطابق انہوں نے یہ کارروائی گاؤں کے ایک مولوی کے کہنے پر کی ہے۔

مرحوم مشہور آرتھوپیڈک سرجن تھے اور اپنے علاقہ میں ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بچے چھوڑے ہیں۔

عبدالوحید صاحب آف فیصل آباد: مورخہ ۱۴ نومبر ۲۰۰۲ء کو مکرم عبدالوحید صاحب ولد مکرم عبدالستار صاحب آف محلہ کریم نگر فیصل آباد کو دن کے ۱۱ بجے بھرے بازار میں چھرا گھونپ کر شہید کر دیا گیا۔ مرحوم گھر سے گوشت خریدنے بازار گئے تھے کہ ایک مخالف سلسلہ نے جس کا نام سید امتیاز حسین شاہ ہے اور جو اسلامک ریسرچ کمیٹی ختم نبوت فیصل آباد کا سابق سیکرٹری ہے آپ کے جسم میں چھرا گھونپ کر بھاگ گیا۔ مرحوم تقریباً نصف گھنٹہ تک زمین پر گرے رہے۔ جب انکے گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو وہ وہاں پر پہنچے اور فوری طور پر انہیں ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا مگر زخم اتنا کاری تھا کہ وہ جانبر نہ ہو سکے۔

مکرم عبدالوحید صاحب مکرم غلام محمد صاحب مرحوم سابق خادم احمدیہ مسجد فیصل آباد کے پوتے تھے۔ کریم نگر جماعت میں منتظم عمومی اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کی عمر ۳۱ سال کے لگ بھگ تھی۔ شادی شدہ تھے۔ انکی تین بیٹیاں بعمر ۶ سال، ۴ سال، اور دو سال ہیں۔ حملہ آور امتیاز حسین شاہ فرار ہے اور پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بدبخت امتیاز حسین شاہ عرصہ دراز سے جماعت کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ کئی احمدی مسلمانوں پر اس نے مقدمات قائم کر رکھے ہیں اور جب بھی موقع ملتا احمدیوں پر حملے کر کے ان کو زدوکوب کیا کرتا تھا۔ دو سال قبل یعنی دسمبر ۲۰۰۰ء کو جب محلہ کریم نگر کے احمدی مسلمان اپنی مسجد میں ڈش انٹینا کے ذریعہ خطبہ سن رہے تھے۔ تو یہ وہاں چند غنڈوں کو لے کر پہنچ گیا اور آمادہ فساد ہوا۔ پولیس کو اطلاع کر دی گئی مگر پولیس نے بجائے اس مفسد اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے اُلٹا جماعت کے دس افراد کو حراست میں لے لیا گرفتار ہونے والوں میں مکرم عبدالوحید صاحب بھی تھے۔ یہ مقدمہ ابھی عدالت میں چل رہا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ شہیدان کی بلندی درجات نیز تمام پسماندگان لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہر احمدی کے جان و مال کی خود حفاظت فرمائے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

● عزیز مکرم محمد قاسم نیاز ابن مکرم محمد دین صاحب آف شیندرہ ضلع پونچھ کا نکاح ہمراہ عزیزہ شمشاد بیگم بنت مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب آف شیندرہ پونچھ مبلغ -/28000 روپے حق مہر پر مورخہ 02-11-2 کو مکرم محمد تاج صاحب معلم سلسلہ شیندرہ نے پڑھایا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 .... (خاکسار منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر قادیان)

● مورخہ 20 اکتوبر 2002ء کو میرے بیٹے عزیزم عبدالرب صاحب کا نکاح ہمراہ نیلم کوثر صاحبہ بنت مکرم محمد سعید صاحب صدیقی ساکن چمن گنج کانپور کے ساتھ مبلغ 21000 روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (اعانت بدر 200 روپے)

(عبدالقدوس فاروقی ابن مکرم عبدالشکور فاروقی مرحوم جے پور، راجستھان)

نماز جنازہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 ستمبر 2002ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی:

جنازہ حاضر: مکرمہ امۃ الغنی تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی روشن دین تنویر صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ 10 ستمبر بروز منگل ایک طویل علالت کے بعد دوپہر ایک بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 81 سال تھی۔ آپ کی پہلی شادی مکرم مولوی محمد دین صاحب شہید مبلغ البانیہ سے ہوئی جن سے آپ کے ہاں ایک بیٹا جمال الدین پیدا ہوئے۔

آپ کا عقدِ ثانی مکرم مولوی روشن دین تنویر صاحب سے ہوا۔ ان سے آپ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے۔ بیٹی مکرمہ فرحت ذاکر صاحبہ ہیں جو کہ حضور انور کی لندن ہجرت کے بعد سے بڑی مستعدی اور اخلاص سے ڈاک کی تیاری میں خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اور بیٹا مبارک احمد تنویر فلاڈلفیا امریکہ میں رہتے ہیں۔ مرحومہ ربوہ میں لجنہ کی سرگرم رکن تھیں۔ اور مختلف عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق پاتی رہیں۔ بہت ہی نیک مخلص اور فدائی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ انکو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جنازہ غائب: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے امیر عالمی شہرت یافتہ ماہر اقتصادیات حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب 22 جولائی 2002ء کو امریکہ کے وقت کے مطابق رات 11:30 بجے امریکہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 89 سال تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب 28 فروری 1913ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ 1933ء میں آکسفورڈ تشریف لے گئے جہاں سے آپنے اقتصادیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ نے تقسیم ملک سے پہلے متحدہ ہندوستان میں انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ حکومت پاکستان میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے آپ مغربی پاکستان کی حکومت میں سیکرٹری فنانس اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری رہے۔ مرحوم صدر ایوب خان کے دور حکومت میں آپ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مقرر ہوئے۔ اور صدر یحیٰ کے دور میں اقتصادی امور کے مشیر رہے۔

1972ء میں آپ ورلڈ بینک سے منسلک ہو گئے۔ اور IMF کے سٹاف میں بطور ایگزیکٹو سیکرٹری شامل رہے۔

1984ء میں آپ ورلڈ بینک سے ریٹائر ہو گئے اور امریکہ ہی میں مقیم رہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو جماعت کی مقبول خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ 1989ء میں جماعت ہائے امریکہ کے امیر مقرر ہوئے۔ آپ کے دور امارت امریکہ میں جماعت امریکہ ترقی کی نئی منازل کی طرف رواں ہوئی۔ جماعت امریکہ کی مرکزی مسجد بیت الرحمٰن آپ ہی کے دور میں تعمیر ہوئی۔ اس کے علاوہ متعدد مساجد کی تعمیر و توسیع ہوئی اور کئی مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے مالی قربانی کے لحاظ سے امریکہ صف اول کی جماعتوں میں شامل ہوگیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو بچپن میں ام المؤمنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی خاص شفقت اور محبت حاصل رہی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سیدنا حضرت المصلح موعودؓ کے داماد تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ حرم حضرت مصلح موعودؓ کے بطن سے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیٹی تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد نور قادیان میں 26 دسمبر 1938ء کو پڑھا۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ تاہم صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ اور مکرم ناصر محمد سیال صاحب مرحوم کے بیٹے مکرم میاں ظاہر احمد صاحب کو لیکر اپنے بچوں کے طور پر آپ نے پالا۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ اپنے راضیۃ مرضیۃ بندوں میں شمار فرمائے۔

درخواست دعا

☆...... محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کرڈاپلی اڑیسہ اپنے خاوند کے کاروبار میں برکت نیز بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی نیز مالی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆...... مکرم اعجاب الاحسان صاحب کرڈاپلی اڑیسہ اپنی اہلیہ جو کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں کی صحت وسلامتی والی درازیٔ عمر کیلئے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر 50 روپے)

☆...... مکرم رحیم صاحب کرڈاپلی اڑیسہ کے بڑے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی صحت یابی نیز روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 50 روپے۔

☆...... ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم کی بیوہ عرصہ تین سال سے فالج کی مریضہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت دے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں (مینجر)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بہار کا

پانچواں کامیاب صوبائی اجتماع

افتتاحی پروگرام: 27-10-02 کو ٹھیک دس بجے اجتماع کا آغاز محترمہ صوفیہ فضل احمد صاحبہ صوبائی صدر بہار کے زیر صدارت افسانہ پروین خانپور ملکی کی تلاوت قرآن پاک سے احمدیہ کمپاؤنڈ بھاگلپور میں ہوا۔ عہد نامہ لجنہ اماء اللہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ صدر لجنہ برہ پورہ و عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ محترمہ شگفتہ رضوان نائب صدر لجنہ بھاگلپور نے دہرایا۔ معابعد لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی نے ایک خوبصورت ترانہ پڑھا اس ترانہ کے بعد ہماری صوبائی صدر صاحبہ نے خطاب کرتے ہوئے اپنے پیارے امام کی صحت وسلامتی اور کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعاؤں اور صدقات اور نوافل کی درخواست کی۔ انہوں نے M.T.A کی نشریات کو صداقت احمدیت کا ایک زبردست نشان بتایا۔ پھر انہوں نے صدر لجنہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ثناء احمد بھاگلپور نے ایک نظم پڑھی۔ محترمہ راشدہ شاہین صاحبہ سیکرٹری مال مونگیر کی تقریر ''سیرت آنحضرت ﷺ کا حسین پہلو عورتوں سے حسن سلوک'' کے بعد ہماری افتتاحی نشست برخاست ہوئی۔

دوسری نشست: دوسری نشست کا آغاز 2:30 بجے محترمہ علیمہ طاہرہ صاحبہ بلاری کی صدارت وتلاوت کلام پاک سے ہوا۔ امۃ الباسط برہ پورہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ فوزیہ اقبال صاحبہ صدر لجنہ بھاگلپور نے ''اسلام میں پردے کی اہمیت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد لجنہ اماء اللہ برہ پورہ نے ترانہ پڑھ کر پورے ماحول میں ایک تازگی پیدا کر دی۔

اسکے بعد ناصرات الاحمدیہ کے تینوں معیاروں کے مقابلہ جات یکے بعد دیگرے شروع ہوئے۔ مقابلہ جات کے درمیان میں ہماری مہمان خصوصی محترمہ پونم پانڈے پرنسپل ایس ایم کالج بھاگلپور نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے کہا آپ نے جس مسکراتے ہوئے چہرہ سے میرا استقبال کیا اسے دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ اسی وقت مجھے محسوس ہوا کہ یہ محفل ضرور بہت شاندار ہے اور ایک اچھا ادیش رکھتا ہے انہوں نے خود سے باہر آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے اندر گیان حاصل کرنے کیلئے اور گیان بانٹنے کیلئے جگیاسا ہے انہوں نے کہا یہ محفل بڑی پوتر محفل ہے اس لئے کہ یہاں دھرم کی پکار ہے۔

اسی طرح دوسری مہمان خصوصی پروفیسر اندرا سنگھ اور پروفیسر رینو جیسوال نے بھی اپنے اچھے تاثرات بیان کئے۔ مکرم ومحترم ڈاکٹر امتیاز صاحب صدر جماعت آرہ نے ہماری اس نشست کے دوران ''تربیت اولاد'' کے موضوع پر ایک تفصیلی اور موثر تقریر کی۔

دوسرے دن کے اجتماع کا آغاز ٹھیک دس بجے محترمہ شمیم مبارک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی کی صدارت اور شاہدہ شائق بھاگلپور کی تلاوت قرآن پاک اور بشریٰ جاوید نائب صدر خانپور ملکی کی نظم خوانی سے ہوا۔ پھر خاکسار نے ایک تقریر ''حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اور طریق دعوت الی اللہ'' کے عنوان پر کی۔ پھر ناصرات الاحمدیہ مونگیر کا ترانہ ہوا۔ اور اسکے بعد صدر لجنہ اماء اللہ کے علمی و دینی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

بعد نماز ظہر وعصر ہماری چوتھی نشست کا آغاز محترمہ شہناز کمال صدر لجنہ مونگیر کی زیر صدارت اور فوزیہ بشریٰ برہ پورہ کی تلاوت اور یاسمین طیبہ گیا کی نظم خوانی سے ہوا۔

اس میں تمام کامیاب ہونے والی بچیوں کے رزلٹ سنائے گئے۔ محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے سند اور خوبصورت انعامات دئے۔ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی اور ناصرات الاحمدیہ خانپور ملکی کی دونوں ٹیمیں اول قرار پائیں۔ تقسیم انعامات کے بعد مقامی صدر لجنہ بھاگلپور نے اظہار تشکر پیش کیا۔ ان کے بعد محترمہ ڈاکٹر طلعت جہاں صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ محترمہ صوبائی صدر صاحبہ کی دعا کے بعد ہمارا اجتماع اختتام پزیر ہوا۔ اجتماع میں 225 ممبرات شامل ہوئیں۔ بعد نماز عشاء محترمہ صوبائی صدر صاحبہ کی صدارت میں مجلس مشاورت ہوئی۔ (زکیہ تسنیم زونل سیکرٹری بہار)

ناصرات الاحمدیہ یادگیر: ناصرات الاحمدیہ یادگیر نے پہلی پندرہ روزہ تربیتی کلاسز مورخہ 25-5-02 سے 21-6-02 تک لگائی۔ نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد ناصرات اپنا نصاب یاد کرتی رہیں۔ مقرر کردہ نصاب کے علاوہ صفائی، پردہ اور سلائی کی طرف بھی ناصرات کو توجہ دلائی گئی۔ 22 جون کو خانہ داری کی کلاسز لگیں۔ بعد ازاں امتحان لے کر کلوا جمیعا کیا گیا جس میں کھانے کے آداب پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 21-6-02 کو جلسہ یوم امہات منعقد کر کے تلاوت قرآن کریم باترجمہ نظم خوانی کے بعد پندرہ روزہ تربیتی کلاسز کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ بعد ازاں ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ دو تربیتی تقاریر بھی ہوئیں۔ تمام مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(خاکسار نصرت جہاں قانتہ سیکرٹری ناصرات)

کینانور کیرلہ میں نہایت شاندار القرآن نمائش

خدا تعالیٰ کے فضل کرم سے حلقہ کینانور کی جماعتوں کے زیر اہتمام مورخہ 24 ستمبر تا یکم اکتوبر 2002ء کینانور ٹاؤن ہال میں نہایت شاندار رنگ میں القران نمائش منعقد ہوئی۔

اس نمائش کی افتتاحی تقریب مورخہ 24 ستمبر ٹھیک پانچ بجے محترم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی زیر صدارت مکرم محمد یونس احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم پی پی ظہیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد شروع ہوئی۔ مکرم پی عبد العزیز صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ مکرم صدر صاحب نے اس نمائش کا تعارف کرایا۔ نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے اس نہایت کامیاب نمائش کے انعقاد پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے پیچھے دن رات محنت کرنے والے احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوڈالی نے شکریہ ادا کیا۔ اور اجتماعی دعا کے بعد یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد یکم اکتوبر تک روزانہ مختلف علمی مضامین پر نمائش گاہ کے باہر وسیع گراؤنڈ میں جلسے عام ہوتے رہے۔

خدا کے فضل سے روزانہ ہزاروں افراد نے یہ نمائش دیکھی۔ دور دور مقامات سے لوگ محض نمائش دیکھنے کیلئے تشریف لاتے رہے۔ متلاشیان راہ حق کیلئے اور تبادلہ خیالات کی خواہش رکھنے والے احباب کیلئے باقاعدہ نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ 24 ستمبر تا یکم اکتوبر روزانہ صبح دس بجے تا رات دس بجے تک لگاتار تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس میں ہمارے مبلغین و معلمین کرام تمام سوالات کا تسلی بخش جواب دیتے رہے۔ اور شبہات کا ازالہ فرماتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس نمائش کو کامیاب بنانے کیلئے احباب جماعت نے خصوصاً ہمارے پیارے خدام نے دن رات انتھک کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نمائش بہت ساری سعید روحوں کو قبول حق کا ذریعہ بنادے۔ آمین۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

پالا کرتی میں تربیتی کلاس

جامعہ احمدیہ جامعۃ المبشرین قادیان میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لئے پالا کرتی میں دو ماہ کیلئے تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کلاس میں 15 جماعتوں کے 20 طلباء نے حصہ لیا۔ مکرم محمد ایوب خان صاحب اور خاکسار نے کلاس لی۔

مورخہ 10 جولائی کو تربیتی ہال میں خاکسار کی صدارت میں اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم شریف احمد خان مبلغ سلسلہ، مکرم H ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔

(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کا ایک واقعہ بمقام بیلاکوبا ضلع ملیائی گوڑی نارتھ بنگال میں رونما ہوا اس علاقہ میں پہلے چند گنے چنے احمدی موجود تھے۔ اور وہ حتی الوسع ان علاقوں میں تبلیغ وتربیت کا کام کرتے تھے۔ لیکن کوئی نتیجہ سامنے نہیں آرہا تھا۔ پھر اچانک خدا کا ایسا فضل ہوا کہ مورخہ 13-09-02 کو ان چند احمدیوں کی کوشش سے 42 افراد پر مشتمل حق کے متلاشیوں کا ایک وفد سیلی گوڑی سرکل سینٹر میں آیا۔ خاکسار نے احمدیت کی حقیقی تعلیم سے ان سعید روحوں کو روشناس کرایا اور وہ بیعت کر کے چلے گئے۔ اس پر مخالف ملاؤں میں کھل بلی مچ گئی۔ اور وہ ان نو مبائعین حضرات کو شدید مصائب و تکالیف پہنچانے لگے۔ ہمارے خلاف جلسہ کا اعلان کیا اور جلسہ کی تاریخ مورخہ 29-09-02 طے کر کے علاقہ کے B.D.O سے بھی اجازت حاصل کر لی۔ اس پر خاکسار نے چند شرائط تجویز کر کے ان مخالف ملاؤں کو تبادلہ خیالات کی دعوت دی جسکو نامنظور کر کے جلسہ کی مند میں تیاری میں سرگرم رہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت ظاہر ہوئی کہ عین جلسہ کے دن بارش برسی اور ضلع کے حکام نے بھی اس جلسہ کو تمام برے نتائج سے محفوظ رکھنے کیلئے اقدامات کئے۔ جس پر ان ملاؤں کا جلسہ جو دوپہر ایک بجے سے لے کر رات 12 بجے تک ہونا تھا وہ شام چھ بجے تک ختم ہو گیا اور جماعت کے خلاف بدگوئی کر کے عوام الناس کو بھڑکانے کے تمام منصوبے مٹی میں مل گئے۔ (ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج نارتھ بنگال سلی گوڑی)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

اور عید الفطر کی مبارک و پر مسرت تقریب

رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں مرکزی مساجد مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ و مسجد ناصر آباد میں نماز تراویح اور بعد نماز فجر خصوصی درس حدیث کا انتظام کیا گیا۔ مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی استاذ جامعۃ المبشرین نے مسجد مبارک میں، مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب استاذ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مسجد اقصیٰ میں، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نے مسجد ناصر آباد میں تراویح پڑھائی۔

اسی طرح مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب، مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا مظفر احمد خان صاحب، مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر، مکرم مولانا منصور احمد صاحب، مکرم مولانا مظفر احمد صاحب امروہی، مکرم مولانا عبد الوکیل صاحب نیاز، مکرم مولانا سی شمس الدین صاحب، مکرم مولانا محمد یوسف صاحب بٹ، مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا خورشید احمد صاحب انور، خاکسار قریشی محمد فضل اللہ، مکرم مولانا محمد ایوب ساجد صاحب، مکرم مولانا طاہر احمد صاحب چیمہ، مکرم مولانا شیخ محمود احمد صاحب، مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر اور مکرم مولانا محمود احمد صاحب خادم نے رمضان کی مناسبت سے حدیث شریف کا خصوصی درس دیا۔

امسال بھی حسب سابق سنت نبوی کی اتباع میں مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں مردوں و مسجد اقصیٰ میں پردہ کی رعایت سے مستورات کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت ملی۔

6 دسمبر کو قادیان میں سوا دس بجے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء نے احمدیہ گراؤنڈ میں نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ عورتوں کیلئے بھی مردوں سے ملحق پردہ کی رعایت سے نماز عید کا انتظام کیا گیا تھا۔

محترم مولانا حکیم صاحب نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد رمضان سے حاصل ہونے والی نیکیوں، عبادات اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ رمضان کے مجاہدہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کیلئے اسکا شکر بجالانا ضروری ہے اور اس لئے اسلام میں اس روز نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ رمضان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ خدا کی رضا کیلئے جائز ضرورتیں بھی حتی کے کھانا پینا بھی مومن چھوڑ دے اور اللہ کے بندوں کی ضرورت اور بھوک کا احساس کر کے انکو کھلائے اور ضرورتیں پوری کرے اور گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دے۔ الغرض رمضان ہر طرح کی نیکیوں کا مجموعہ ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی رضا و خوشی ہی ایسی عید ہے۔ جس پر انسان کو خوش ہونا چاہئے اور اسکے قائم رکھنے کیلئے کوشش کرنی چاہئے۔

آپنے فرمایا کہ ہماری حقیقی خوشی اسمیں ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے دامن سے وابستہ نہیں ہیں وہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے وابستہ ہو جائیں اور تمام دنیا کے لوگ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں یہی حقیقی خوشی ہے اور اسی کی طرف عید ہمیں پیغام دیتی ہے۔ رمضان ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو جسمانی اور روحانی غذا سے محروم اور بھوکے ہیں انکی دونوں قسم کی غذا کا انتظام کریں۔ اور ہمیشہ اس نیکی پر قائم رہیں اور اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان اور حقیقی سکون و خوشی حاصل ہوتی ہے۔

خطبہ کے آخر پر محترم مولانا صاحب نے حضور انور کی صحت و تندرستی اور تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی دعا کی تحریک کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی۔ اور احباب نے آپس میں مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔

حسب معمول مضافات قادیان سے کثیر تعداد میں تشریف لانے والے مہمانان کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا جسکا انتظام محترم امیر صاحب کی ہدایت پر احمدیہ گراؤنڈ میں ہی محترم افسر صاحب لنگر خانہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ جملہ کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

تبصرہ کتاب

نام کتاب : زریں نصائح

اشاعت و تعداد : بار اول 2002ء ایک ہزار

طباعت : خوبصورت آفسیٹ پرنٹنگ

ملنے کا پتہ : دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ معروف چھوٹی آپا بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل حرم سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے لجنات اور ناصرات بھارت کے نام اجتماعات کے موقع پر جو پیغامات موصول ہوتے رہے ہیں ان میں آپنے نہایت قیمتی نصائح فرمائی ہیں۔ یہ نصائح ہمارے لئے ایک بیش بہا قیمتی خزانہ ہیں۔ ان پیغامات کی اہمیت کے پیش نظر انہیں کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ ایسے پیارے نصائح ہیں کہ چاہئے کہ ہر احمدی عورت اور بچی انکو بار بار پڑھے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے اسلئے ہر بہن اس کتاب کو ضرور خریدے۔ ہر لجنہ اپنے اجلاسوں میں ان پیغامات کو بار بار سنائے تا نئی نسل کے ذہنوں میں اچھی طرح جاگزیں ہو جائیں۔ نہایت دیدہ زیب ٹائٹل اور خوبصورت اوراق کی یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت میں دستیاب ہے جسکی قیمت صرف 25 روپے ہے۔ امید ہے ممبرات فائدہ اٹھائیں گی۔

(امۃ القدوس بیگم، بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان)

قرار داد تعزیت

بر وفات مکرم الحاج مبارک احمد صاحب ظفرؔ ناصر آباد

افسوس! مورخہ 16 و 17 ستمبر 2002ء کی درمیانی شب پونے دو بجے مکرم الحاج مبارک احمد صاحب ظفرؔ قضاء الٰہی پر لبیک کہتے ہوئے دار فانی سے رُخصت ہو گئے! انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے اپنی زندگی میں ہی حصہ آمد و حصہ جائداد کی مسلسل ادائیگی کرتے رہے صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گزار نفلی روزے و عبادات کے پابند تھے طبیعت میں جوش تھا فدائی احمدی و عاشق رسولؐ دعا گو بزرگ تھے۔ چند سال قبل مع اہلیہ محترمہ حج بیت اللہ کی سعادت پائی تھی دوران زیارت روضہ رسول بصداء بلند عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رقت بھری آواز میں پڑھا تھا اور وہاں پر موجود عرب انتظامیہ پر بھی وجد طاری ہو گیا تھا

مرحوم نے مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہ کر قابل قدر خدمات انجام دی ہیں عرصہ 27 برس تک بحیثیت صدر جماعت مقامی رہے سال 1979ء میں جبکہ بھٹو کو پاکستان میں پھانسی ہوئی کئی احمدی جماعتیں کشمیر میں تشدد کا نشانہ بنائی گئیں مرحوم نے بحیثیت صدر جماعت اُس دور ابتلاء میں جماعت مقامی کی قیادت فرمائی دعاؤں اور ذاتی اثر و رسوخ اور تدابیر سے جماعت کا نہ صرف حوصلہ قائم رکھا بلکہ ہر ممکنہ حفاظت کا بھی ذریعہ ثابت ہوئے ایک مرد مجاہد کی طرح مضبوط چٹان بن کر ثابت قدم رہے۔ نائب ناظم انصار اللہ صوبائی۔ زعیم انصار اللہ مقامی۔ آڈیٹر۔ امام الصلوٰۃ وغیرہ عہدوں پر جماعتی خدمات انجام دیں۔ واضح رہے ناصر آباد جماعت انکے دادا مرحوم غلام محمد صاحب لونؔ جو کہ ایک بزرگ شخصیت تھے کہ ذریعہ (پوری بستی) احمدیت میں شامل ہوئی تھی۔

مرحوم مبارک صاحب دوران عرصہ صدارت تعلیم الاسلام احمدیہ انسٹیٹیوٹ (جو کہ آج بفضلہٖ تعالیٰ ہائر سکنڈری ہے) کے بھی چیر مین رہے اور اسکی تعمیر و ترقی میں اہم رول ادا کیا اور ادارہ کا (Constitution) تحریراً مرتب کر کے چھوڑا ہے۔ مرحوم محکمہ فوڈ اینڈ سپلائز جموں و کشمیر سے بحیثیت اسسٹنٹ ڈائرکٹر ریٹائر ہوئے تھے با اثر و رسوخ شخصیت تھے بہتوں کی ملازمت اور روزگار کا بھی ذریعہ بنے تھے۔ مرحوم کی وفات کی خبر ملتے ہی دور و نزدیک سے لوگ پہنچ گئے جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد غیر از جماعت لوگوں نے بھی شرکت کی۔

آخر پر محترم امیر صاحب جموں و کشمیر نے اجتماعی دعا کروا کر تابوت کو بغرض تدفین قادیان روانہ کیا جہاں پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ مرحوم کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد و مکرم داؤد احمد صاحب شادؔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب پسران۔ اور مکرم بشیر احمد صاحب لون مکرم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت ناصر آباد برادران مرحوم و مغفور و دیگر لواحقین سے دلی تعزیت اور اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعاء گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللھم آمین

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 4-11 December 2002 issue No.49-50

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

کل بھی --- آج بھی

آج سے 84 سال قبل مخالفین احمدیت کا اعتراف شکست

- ......احمدی صرف ہند و ستان ہی میں نہیں افریقہ وغیرہ بلکہ تمام دنیا میں پھیلے پڑے ہیں۔
- ......مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کررہے ہیں۔
- ......ہمارے رسالوں کو لوگ مولویوں کے جھگڑے سمجھکر دیکھتے بھی نہیں۔

خلافت ثانیہ کے بالکل ابتدائی دنوں میں ہی مخالفین احمدیت اپنی شکست تسلیم کرچکے تھے چنانچہ تھانہ بھون سے شائع ہونے والے رسالہ ”الامداد“ بابت صفر 1336ھ میں ایک صاحب نے دیوبندیوں کے مجدد الملت اشرف علی تھانوی کو ایک خط لکھا تھا اس میں سے ایک اقتباس قارئین بدر کے استفادہ کے لئے محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد کے تعاون سے پیش ہے ...... (ادارہ)

جناب مخدوم ومنا ومولانا عم فیوضہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکرمت نامہ وارد ہوکر باعثِ اعزاز ہوا۔ یہ ناچیز حضرت جدامجد قبلۂ عالم مدظلہ العالی کا بڑا نواسہ مولوی...... صاحب مرحوم کا لڑکا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے۔ اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف فرماکر لوگوں کو مستفیض فرمایا۔ مگر آپ سے صاحب فضل اور دین کے پیشواؤں کو تو ہر وقت کی ضرورتوں کو ملحوظ خاطر فرماکر دینِ متین کی اصلاح اور اس کی حفاظت میں پوری توجہ سے کوشش فرمانا فرض ہے۔ خصوصا ایسے نازک وقت میں جبکہ اندرونی و بیرونی ہر طرح کے حملے زوروں پر ہورہے ہیں یہی وقت ہے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا نظارہ دکھانے کا ہمارے اندرونی دشمن جو اسلامی پیرایہ میں درپردہ اسلام کی بیخ کنی کرنے میں پوری کوشش اور سرگرمی سے مصروف ہیں زیادہ خطرناک ہیں بنسبت بیرونی دشمنوں کے پھر جب تک ان کا متفقہ قوت سے مقابلہ نہ کیا جاوے اس وقت تک ان کا دفعیہ غیر ممکن ہے ایک دو آدمی کی توجہ اور کوشش سے کام نہیں چل سکتا چونکہ آنجناب کو اس طرف پوری توجہ نہیں ہے اس لئے ان کی پوری حالت نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا کررہے ہیں اور غالبا مرزا کی کتابیں بھی ملاحظہ سے نہیں گزری ہیں ورنہ جناب کو معلوم ہوتا کہ اس نے درپردہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور مذہب اسلام کو بالکل اڑا دینا چاہا ہے یعنی محمدیت کو۔ اور اپنا مذہب یعنی بقول ان کے احمدیت مرزائیت کو پھیلانا چاہا ہے۔ اور یہی کوشش ان کی جماعت کی بھی ہے اس میں جان توڑ کوشش کررہے ہیں ان کی طرف سے سیکڑوں مبلغین مرد وعورت صرف بہکانے پر مقرر ہیں اور تنخواہ پاتے ہیں۔ تمام لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں صرف ہندوستان میں ہی نہیں افریقہ وغیرہ بلکہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا ہر شخص اپنے مذہب کے پھیلانے مین سرگرم ہے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ سب اپنی حیثیت کے موافق چندہ دیتے ہیں جو لوگ امیر ہیں وہ سیکڑوں روپے ماہوار قادیان بھیجتے ہیں حیدرآباد دکن میں ایک تاجر...... ہے وہ قادیانی ہوگیا ہے بہت صرف کرتا ہے۔ اسی طرح اور بھی ہیں حیدرآباد میں اور سہارنپور کی طرف کوئی جگہ ساڈھورا ہے وہاں کے بعض مشائخ درپردہ قادیانی ہیں ان کے ماننے والے بہت ہیں اسی طرح ہر طرف یہ گمراہی پھیل رہی ہے۔ اب فرمایئے کہ ہماری طرف سے اس کے مقابلہ میں کون کھڑا ہوا جو پوری کوشش و توجہ سے ان کا مقابلہ کرتا اگر اس طرف سے بھی پوری کوشش ہوتی تو آج گمراہی کی یہ حالت نہ ہوتی۔ فلاں مولوی صاحب اور فلاں مولوی صاحب نے کچھ مقابلہ کیا وہ اپنی ذاتی غرض سے وہ بھی جب تک مولوی......صاحب کا رسالہ اشاعۃ السنہ نکلتا رہا اس وقت تک وہ کچھ اس میں لکھتے رہے وہ بھی تقریبا انہیں کی جماعت میں محدود رہا اس پر بھی اس قدر قیمت رکھی گئی تھی کہ اس کو کوئی شائق بھی نہیں لے سکتا تھا یا مولوی...... صاحب نے اپنے اخبار میں کچھ مضمون لکھ دیا یا بعض رسالے لکھ دئے۔ تو آپ ہی فرمایئے کہ اس سے کہاں تک لوگ فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ پھر ان کے مقابلہ میں جن کی کوشش کا یہ حال ہو کہ ساٹھ ہزار خطوط و اخبار و رسالے ماہواری مرزا کے وقت میں تمام میں شائع ہوتے تھے اور اب بھی بہت شائع ہوتے ہیں اور اب ایک نیا طریقہ یہ نکالا ہے کہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ تحریف کرکے شائع کررہے ہیں اب آپ ہی فرمایئے کہ ادھر کس عالم کو توجہ ہے جو اس فتنہ کی طرف متوجہ ہو۔ بجز ہمارے جدامجد قبلہ عالم مدظلہ العالی کے مگر اب کچھ ایسی حالت رہتی ہے اور ضعف ونسیان غایت درجہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے اب بہت مجبور ہوگئے ہیں اور کوئی معین مددگار بھی نہیں ہے جو کسی قسم کی مدد کرسکے۔ اس وقت جناب کا اور حضرات علماء دیوبند کا بہت اثر ہے۔ اگر آپ حضرات کی خاص توجہ اس طرف ہوتی تو لوگوں پر زیادہ اثر ہوتا۔ اور لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ واقعی یہ فتنہ ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ اب تو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سب مولویوں کے جھگڑے ہیں اس وجہ سے ہمارے رسالوں کو کوئی دیکھتا بھی نہیں۔ آپ نے تو یہ فرماکر ٹال دیا کہ رسالہ الامداد سے مجھے کوئی تعلق نہیں۔ علماء دیوبند نے اپنے رسالوں میں اس قسم کا مضمون لکھنے سے انکار کیا۔ حالانکہ اس میں بھی آپ ہی کی سرپرستی لکھی ہے۔ اور الامداد آپ کے معتقدین کا ضروری ہے۔ پھر یہ ناممکن ہے کہ آپ ان حضرات سے فرمادیں اور وہ انکار کریں۔ مگر ہاں توجہ خاص

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

Muslim Television Ahmadiyya International

The First **ISLAMIC** Digital Satellite Channel

Broadcasting Round The Clock

Audio Frequency

English	: 7.02 MHz
Arabic	: 7.20 MHz
Bengali	: 7.38 MHz
French	: 7.56 MHz
Turkish	: 8.10 MHz
Indonesian	: 7.92 MHz
Russian	: 7.92MHz

Satellite	**: Asia Sat-2 100.5 Deg. East.**
LNB	**: C Band**
Transponder	**: 1-A**
Down Link Frequency	**: 36.60 GHz/3660MHz**
Local Frequency	**: 05150**
Polarity	**: Vertical**
Symbol rate	**: 27500**
PID	**: Auto**
FEC	**: 3/4**
Dish Size	**: 2 Meters/6-Feet (Solid)**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
Muslim TV AHMADIYYA International

M.T.A International
P.O Box. 12926, London SW 18 4ZN
Tel. : 44-181870 8517 Fax : 44-181-874 8344
Website : http://www.alislam.org/mta

M.T.A QADIAN
NAZARAT NASHRO - ISHAAT
Qadian - 143516
Ph.: 01872-20749 Fax : 01872-20105

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆ اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھیے۔ اس میں نماز سکھانے، قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن، ترجمۃ القرآن و ہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر وسائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ ☆ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن، الفضل انٹرنیشنل لندن جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں جس کا نمبر نیچے دیا گیا ہے۔ ☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، ہومیوپیتھی کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ C قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔